تعلیماتِ وکراماتِ
شیرِ نیپال

مصنف

حضرت مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی
بانی فیضانِ ابدالیہ مشن، دیرا شاہ محلہ، جنکپور (نیپال)

ناشر

فیضانِ ابدالیہ مشن (نیپال)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک و علیٰ اٰلک وصحبک یارسول اللہ!

تعلیمات و کرامات شیر نیپال

مرتب

خلیفہ حضور شیر ازیِ ملت

ابوالقطب مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی

بانی فیضان ابدالیہ مشن، دہپرا، شاہ محلہ، جنک پور (نیپال)

﴿ناشر﴾

فیضان ابدالیہ مشن نیپال

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : تعلیمات وکرامات شیر نیپال
مرتب : حضرت مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی
بانی فیضان ابدالیہ مشن، دیپرا، شاہ محلہ، جنک پور (نیپال)
تصحیح : خلیفہ حضور شیرازیٔ ملت، ابوالفیضان مولانا محمد علاء الدین برکاتی مصباحی
بھوارورا (نیپال)
تعداد : گیارہ سو
صفحات : ۵۶
قیمت :

برائے ایصال ثواب

والدہ محترمہ مرحومہ زلیخا خاتون بنت حاجی علی شاہ جن کی وفات بتاریخ 25/ اکتوبر 2018ء بروز جمعرات ہوئی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ مرحومہ کی بے حساب مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، نیز مرحومین افراد خاندان اور تمام مرحومین امت مسلمہ کو غریق رحمت فرمائے۔ آمین

ابوالقطب محمد جمال الدین برکاتی ابدالی
دیپرا شاہ محلہ، دھنوشا (نیپال)، حال مقیم دوحہ قطر

{ملنے کے پتے}

- مولانا ہاشم برکاتی دیپرا شاہ محلہ 9809604706
- مولانا جمال الدین برکاتی دیپرا شاہ، محلہ 9804806600
- خانقاہِ برکات، لہنہ شریف، نیپال

مشمولات

دعائے مستجاب	۵
تقریظ جلیل	۷
کلمات تحسین	۹
تاثر گرامی	۱۱
حضور شیر نیپال پندرہویں صدی کی عبقری شخصیت	۱۳
عظمت حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ	۱۵
دل کی آواز	۱۸

پہلا باب ۲۳ تا ۳۸

تعلیمات حضور شیر نیپال	۲۳
ارشادات شیر نیپال متعلق بہ عقائد	۲۵
ارشادات شیر نیپال ذات مصطفی کے حوالے سے	۲۷
ارشادات شیر نیپال میں مسلک اعلیٰ حضرت کی جھلک	۲۹
ارشادات شیر نیپال میں بدعقیدوں کی نشاندہی اور نصیحتیں	۳۰
علم اور علما کے حوالے سے ارشادات شیر نیپال	۳۱
ارشادات شیر نیپال میں مسجد کی اہمیت	۳۳
ارشادات شیر نیپال میں اچھی اور بری صحبتوں کی نشاندہی	۳۴
ارشادات شیر نیپال میں حقوق مسلم کا ذکر	۳۵
ارشادات شیر نیپال میں توبہ کی اہمیت	۳۶

داڑھی کی اہمیت ارشادات شیر نیپال کی روشنی میں	۳۷
شریعت اور اس کے تقاضے ارشادات شیر نیپال کی روشنی میں	۳۸

دوسرا باب ۳۹تا۵۶

کرامات حضور شیر نیپال	۳۹
کرامت کا ثبوت	۳۹
بارش بند ہوگئی	۴۲
اولاد عطا ہوئی	۴۲
بیٹی پیدا ہوئی	۴۳
شفا مل گئی	۴۴
کھانے میں برکت	۴۶
دل کی بات	۴۷
دل کی بات مرشد کی زبان پر	۴۸
درد سے راحت	۴۹
گھر سے جنات بھاگ گیا	۵۰
دربھنگہ ضلع کا ایک واقعہ	۵۰
نام شیر نیپال کی برکت	۵۱
بارش بند ہوگئی	۵۱
پتھری ختم	۵۲
دبئی کے مدیر کا درد کافور	۵۵
توہین اولیا سے بچیں	۵۵

دعائے مستجاب

آئینۂ اسلاف، استاذ الاساتذہ، پیر طریقت، رہبر راہ شریعت الحاج الشاہ
حضرت علامہ ومولانا مفتی احمد حسین برکاتی المعروف نائب شیر نیپال مدظلہ العالی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اما بعد

حضور سیدی سرکار جیش ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو بلاشبہ نصرت غیبی حاصل تھی، قدرت نے انہیں گوناگوں خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان کی حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ احقاق حق وابطال باطل، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، دعوت وتبلیغ، مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت، حق کی حمایت، باطل کی سرکوبی، شریعت کی پاسداری، ناموس رسالت کی پاسبانی کا آئینہ دار تھا۔ لاریب وہ نائب رسول تھے۔ اپنوں کے لئے بڑے ہی مشفق ومہربان، اور دشمنان دین ومذہب کے لئے قہر دیان۔ خصوصاً ملک نیپال میں شرق تا غرب، جنوب تا شمال گھر گھر پیغام اسلام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اہل حق کا ایک عظیم قافلہ باطل کی سرکوبی کے لئے میدان عمل میں اتار دیا۔ انہیں عوام وخواص میں یکساں مقبولیت بھی حاصل تھی، ان کی تعلیم بہت مستحکم تھی جو دے کر چلے گئے۔

روح پر ان کی رہے باران رحمت صبح وشام
مہبط برکات یارب ان کی مرقد کو بنا

سبحان اللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ، الحمدللہ، ماشاء اللہ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ہمیں بڑی مسرت ہو رہی ہے کہ میں تعلیمات وکرامات حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی زیدہ مجدہ السامی نے تعلیمات وکرامات یکجا کر کے عوام وخواص تک پہنچانے کی قابل تقلید پیش رفت کی ہے۔ موصوف کی

خدمات قابل تحسین، لائق مبارکباد، شکریہ کے حقدار اور بے شمار دعاؤں کے مستحق ہیں۔ مولی تعالی اپنے حبیبِ اعلیٰ کے طفیل مولانا موصوف کو دارین کی سعادتیں عطا فرمائے، ان کی سعی کو مشکور اور کتاب کو فرزندان اسلام کے لئے قبالہ ہدایت کرے اور اہل سنت کو بدمذہبوں کے دسیسہ سے محفوظ رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلوۃ و والتسلیم وآلہ وصحبہ اجمعین

طالب دعا و دعا گو

احمد حسین برکاتی

دوم صفر المظفر 1442ھ

مطابق 21 ستمبر 2020ء

تقریظ جلیل

خلیفہ حضور شیر نیپال، استاذ العلما، حضرت مولانا
مفتی محمد مجیب الرحمٰن صدیقی قادری برکاتی
بانی ومہتمم جامعۃ البرکات برداھا، مہوتری (نیپال)

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

زیر نظر کتاب مستطاب سیدی واستادی محقق دوراں، جلیل القدر اور شہرہ آفاق عالم دین، مفتی اعظم نیپال المعروف شیر نیپال رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی تعلیمات وکرامات پر مشتمل ہے۔ آپ زہدوتقوی، علم وعرفان، عمل وکردار، عبادت وریاضت، حسن اخلاق وسلوک ودیگر محاسن وکمالات کے جامع ترین شخصیت تھے۔ آپ ان تمام اوصاف میں اپنے تمام ہم عصروں میں ممتاز ونمایاں تھے۔ اسی طرح علمی وفنی صلاحیت میں بھی پورے نیپال میں کوئی آپ کا مماثل نہ تھا۔

یوں تو آپ کو تمام علوم وفنون پر عبور تھا مگر فقہ وافتاء میں نمایاں امتیازی مقام حاصل تھا ۔ اس کا منہ بولتا ثبوت آپ کی تصنیف فتاوی برکات ہے۔ آپ سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے عظیم شیخ تھے۔ ارادت مندوں کا حلقہ کئی ملکوں میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ جہاں بھی جاتے دین پر استقامت کا درس دیتے اور فرماتے جو مسلک اعلیٰ حضرت کا نہیں وہ میرا نہیں۔ اور فرماتے اللہ ورسول کی شان میں جسے جرات کرتے دیکھو اس سے دور ہو جاؤ اور جو عاشق رسول ہے اسے گلے لگاؤ۔ یقیناً آپ نے جیتے جی اہل سنت کی باگ ڈور ہر موڑ پر سنبھالے رکھا اور قوم کی بہترین قیادت کا فریضہ انجام دیا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان کے نقوش راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

فنا کے بعد بھی باقی ہے شان رہبری تیری　　　خدا کی رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تم پر

الغرض آج ضرورت ہے کہ حضور مفتی اعظم نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان کی تعلیمات کو منظر عام پر لایا جائے۔اس کے لیے حضرت مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی زید مجدہ قابل مبارکباد ولائق تحسین ہیں کہ تعلیمات وکرامات شیر نیپال نامی کتاب مرتب کی ہے۔

رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء ہے کہ ان کی اس کاوش کو قبول فرما کر مقبول خواص وعوام بنائے اور دارین کی نعمتوں، عظمتوں، برکتوں سے سرفراز فرمائے، علم وعمل میں مزید ترقی عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد مجیب الرحمٰن صدیقی قادری برکاتی

بانی ومہتمم جامعۃ البرکات برداہا، مہوتری (نیپال)

۷ رمحرم الحرام ہجری ۱۴۴۲

کلماتِ تحسین

شہزادہ حضورِ مُحبّ الٰہی، ارشدِ ملّت مولانا پیر ابُوالبرکات محمد ارشد سُبحانی مجددی نقشبندی
قادری رضوی المعروف سرکار پیر سُبحانی لجپال دامت برکاتہم القدسیہ
(بانی وسرپرستِ اعلیٰ ماہنامہ ارشدیہ، پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوحہ قطر سے فقیر کے خلیفۂ مجاز عزیزِ گرامی مخلصی فی اللہ جمالِ ملّت، حضرت مولانا الشاہ محمد جمال الدین برکاتی ابدالی ارشدی حفظہ اللہ تعالیٰ (ایڈیٹر ششماہی برکات ابدالیہ نیپال) نے تعلیمات وکرامات شیرِ نیپال نامی ایک مسودہ مُبارکہ ارسال فرمایا ہے، ماشاء اللہ عزیزی ومکرمی حضرت جمالِ ملّت زید فضلہ نے حضورِ شیرِ نیپال قدس سرہ العزیز کی تعلیمات وکرامات کو نہایت عمدہ انداز اور حسین الفاظ میں قلمبند فرما کر حضورِ شیرِ نیپال نور اللہ تعالیٰ مرقدہ سے اپنی عقیدتوں، محبتوں کا اظہار فرمایا ہے۔ مُحبّ گرامی حضرت جمالِ ملّت زید مجدہ کا یہ عظیم تحریری وقلمی کارنامہ لائقِ صد تحسین ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ نازشِ اہلسنّت، جمالِ ملّت حضرت مولانا شاہ محمد جمال الدین برکاتی ابدالی ارشدی مدظلہ العالی رسالہ ششماہی برکات ابدالیہ کے بہترین ایڈیٹر، کئی کتب کے مُصنّف ومؤلف اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کے علمبردار بھی ہیں۔ اللہ عزوجل حضرت موصوف دام ظلہ کی تمام دینی، مذہبی، مسلکی، ملی، تحریری، تقریری وتعمیری خدمات کو شرفِ قبولیت بخشے۔ آمین

ابھی پونے دو ماہ قبل 17 شوال المکرم 1441ھ بمطابق 9 جون 2020 یوم الثلاثہ (منگل) فقیر کے مُشفق ومحسن ومربیِ عظیم والدِ گرامی واستاذی المکرم حضور مُحبّ الٰہی، مُحبّ النبی، مُحبُّ العلماء والمشائخ نورِ ملّت حضرت مولانا ابُوالوفاء نور محمد بھوروی صدیقی مُجددی نقشبندی قادری قدس سرہ العزیز (درگاہ نُوریہ خانقاہ سراجیہ گندیاں شریف ضلع میانوالی پنجاب پاکستان) نے داغِ مفارقت دیا ہے۔ فقیر بھی قارئین کرام، مسلمانانِ اہلسنّت سے سیّدی

والد بزرگوار حضور مُحبّ الٰہی سرکار نُور ملّت نور اللہ تعالی مرقدہ کی بے حساب بخشش و مغفرت اوران کی ترقیٔ درجات کے لیے خصوصی دُعاؤں کی التماس کرتا ہے۔

اللہ تعالی جل شانہ ہم سب کو مسلک اعلی حضرت پر ہمیشہ استقامت اور خاتمہ بر ایمان، جنتُ البقیع شریف میں مدفن، بے حساب حتمی مغفرت اور پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا جنتُ الفردوس میں قُربِ خاص نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ سیّدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

فقط والسلام خیر ختام

مدینے پاک کا بھکاری

گدائے کوچہء اہل بیت وصحابِہ کرام

سگ از سگان سادات اہلسنّت

خلیفہ مجاز فیض یافتگان خلفاء اعلی حضرت

فقیر عبدُ المصطفیٰ ابُوالبرکات محمّد ارشد سُبحانی غفرلہ النّورانی

خادم تلوکرانوالہ شریف فاضل ضلع بھکر

خاک نشین درگاہِ نوریہ خانقاہ سراجیہ کُندیاں شریف

ضلع میانوالی پنجاب پاکستان

11 ذی الحجہ 1441ھ

بمطابق 2 / اگست 2020 یوم الاحد

تاثر گرامی

خلیفہ حضور شیر نیپال، حضرت مولانا محمد فیروز عالم چمن برکاتی رضوی
برداہا، مہوتری (نیپال)
خطیب وامام غوثیہ جامع مسجد تنہوں (نیپال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لك الحمد یا اللہ والصلاۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

الحمد للہ زیر نظر کتاب تعلیمات وکرامات شیر نیپال حضرت مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی صاحب قبلہ کی مرتب کردہ دلکش اور معلومات سے لبریز کتاب کا مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ جس میں مولانا موصوف نے پیر طریقت، رہبر راہ شریعت، کرامات اعلیٰ حضرت، مخدوم نیپال، قطب وقت حضرت مولانا الحافظ القاری الحاج الشاہ مفتی اعظم نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی المعروف شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان کی ان تعلیمات وکرامات کو خوبصورت لڑی میں پیروکر اہل اسلام کے لئے خوبصورت تحفہ پیش کیا ہے۔ جو تعلیمات و ہدایات حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے نجی محفلوں اور عوامی مجالس میں قوم مسلم کی سماعتوں کے حوالے کئے ہیں اگر ان پر عمل ہوجائے تو سبحان اللہ وہ انقلابی قوت وفکر پیدا ہوگی جس کی برکت سے ہمارا معاشرہ بہت سی برائیوں سے پاک ہوسکتا ہے۔ کیونکہ آپ کے کی تعلیمات کی بنیاد قرآن و سنت اور بزرگوں کے اقوال سے ماخوذ ہیں۔

کتاب کے پہلا باب میں جہاں مولانا موصوف نے مرشد گرامی، مخدوم اہل سنت، تاجدار نیپال، سرمایہ افتخار اہل سنت حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ کی تعلیمات وہدایات جمع کئے ہیں وہیں دوسرے باب میں آپ کی کرامات بھی بیان کئے ہیں، جن سے مقصود اللہ والوں اور اللہ کے محبوبوں کی عظمت ومحبت کو لوگوں کے دلوں میں جاگزیں کرنا ہے اور ان کی عقیدتوں کی شمع دلوں میں فروزاں کر کے خانہ دل کو روشن ومنور کروانا ہے۔

یقینا مخدوم نیپال کو اللہ تعالیٰ نے بہت بلند و بالا مقام سے نوازا تھا اور جو شہرت وقبولیت آپ کو عطا کی تھی یقینا قابل رشک تھی اور اس بات کی دلیل تھی کہ بارگاہ خداوندی میں آپ کا کیا مقام تھا۔

مولانا موصوف نے یہ ایک اہم کام انجام دیا ہے جس سے مرشد گرامی کی یاد بھی تازہ ہوتی رہے گی اور ان کی تعلیمات و ہدایات پر عمل کرکے کامیابی سے بھی ہمکنار ہوسکتے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کو صرف کرامات تک محدود نہ رکھیں بلکہ یہ سوچنا ہوگا کہ آپ صاحب کشف وکرامت کن اعمال وخدمات کی بنا پر بنے اور پھر ان پر ہم عمل کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بزرگوں کے نقش قدم پر چل کر عزت وکرامت سے نوازے۔

اللہ وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ میں دعاء ہے مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبین ومقربین کے صدقے حضرت مولانا محمد جمال الدین صاحب برکاتی ابدالی کی اس خدمت حسنہ کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور مولانا موصوف سے مزید دینی وملی وقومی خدمات لے،اللہ رب العزت مولانا محمد جمال الدین صاحب کو حضرت صدیق اکبر کی صداقت، حضرت عمر فاروق کی عدالت، حضرت عثمان غنی کی سخاوت، حضرت مولیٰ علی کی شجاعت کے ساتھ گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور مولانا کے علم واعمال، صحت وایمان ورزق میں بے پناہ برکتیں عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین

محمد فیروز عالم چمن برکاتی رضوی

خطیب وامام غوثیہ جامع مسجد تنہوں (نیپال)

شب 26 رجب المرجب 1441ھ شب اتوار

حضور شیر نیپال پندرہویں صدی کی عبقری شخصیت

خلیفہ حضور شیر نیپال حضرت مولانا محمد عارف رضا برکاتی لہنہ شریف
امام وخطیب آکولہ، مہاراشٹر

اللہ تعالیٰ اپنے دین متین کی حفاظت وصیانت اور تبلیغ وترویج کے لیے ہمیشہ ایسے چنیدہ بندے کو پیدا فرماتا ہے جن پر اس کی محبت اور رحمت کی خاص نظر ہوتی ہے، جو اپنے اخلاق و کردار، صورت وسیرت اور علم وعمل کے ساتھ اس پاکیزہ تر دین کی خدمت میں اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ صرف کر دیتے ہیں۔

پندرہویں صدی ہجری میں ملک نیپال کی سب سے مقبول شخصیت، خدا ترس، مقبول بارگاہ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم اور عظیم داعی ومبلغ اور مسلک اعلیٰ حضرت کے سچے ترجمان حضور شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان کی تھی۔

حضور شیر نیپال کو اللہ تعالیٰ نے ان تمام خوبیوں سے نوازا تھا جو ایک عظیم مبلغ اور داعی میں ہونا چاہیے تھی۔ ظاہری حسن ایسالا جواب تھا کہ جو دیکھتا وہ دیکھتے ہی رہ جاتا، عالمانہ جاہ وجلال اتنا پر کشش تھا کہ اہل علم کا ایک عظیم طبقہ پیچیدہ مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتا اور آپ کی علمی وتحقیقی جواب کے سامنے سرخم تسلیم کرتا اور آپ کے علم وفضل کا اعتراف کرتا اور آپ سے علمی استفادہ کرتا۔

احقاق حق وابطال باطل آپ کی ان صفات میں سے ہے جن کا اعتراف نہ صرف اپنوں بلکہ بیگانوں کو بھی کرنا پڑا ہے۔ یہاں حق کے مقابل نہ اپنے پرائے کا فرق رکھا جاتا ہے، نہ امیر وغریب کی تفریق کی جاتی ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو جن گونا گوں صفات سے متصف کیا تھا ان میں ایک عظیم صفت حق گوئی اور بے باکی تھی، طعن وتشنیع اور مصائب وآلام آپ کو راہ حق سے ہٹا نہ سکے۔ حق گوئی کے شواہد آپ کے سیکڑوں فتاویٰ ہیں جو فتاوٰی برکات

کے صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ بہت سے حضرات اس لئے آپ سے دور ہو گئے کہ وہ آپ کی حق گوئی کو برداشت نہ کر سکے۔ پوری زندگی مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں گزاردی اور ہمیشہ فرماتے رہے جو مسلک اعلیٰ حضرت کا نہیں وہ میرا نہیں۔

آج ضرورت ہے کہ حضور شیر نیپال کی تعلیمات کو منظر عام پر لایا جائے۔ زیر نظر کتاب تعلیمات وکرامات حضور شیر نیپال ایک قابل تحسین اور لائق صد رشک کام ہے اس کے لیے محب محترم حضرت مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی صاحب قابل مبارکباد ہیں جنھوں نے اتنے کم وقت میں اپنی گوناگوں مصروفیت کے باوجود حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تعلیمات کو منظر عام پر لانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عارف رضا برکاتی مصباحی
امام خطیب آکولہ وخادم رضا دارالافتاء، آکولہ
18 ذوالحجہ ہجری 1441

عظمت حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ

حضرت مولانا الحاج محمد شفیق رضا شمسی
سرپلو مہوتری (نیپال)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرزمین نیپال کو ایک ایسا امتیازی وصف حاصل ہے جس کو سن کر ہر مومن کے دل کی دھڑکن عشقِ رسالت کے نورانی نغموں سے سرشار ہوجاتی ہے اور ہر اہل ایماں کی آنکھوں میں مسرت وشادمانی کی چمک اجاگر ہونے لگتی ہے وہ وصف کریمانہ یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے بڑے برگزیدہ اولیاء نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ارض مقدسہ کو سرفراز فرمایا اور اس چمن کو کفر آلودگیوں کے باوجود اسلام کا گہوارہ بنادیا۔ ان بزرگوں کی فہرست میں سب سے نمایاں نام ماضی قریب میں ناشر مسلکِ اعلیٰ حضرت، سالک منزل معرفت، محدث اعظم ومفتی اعظم نیپال، حضرت علامہ ومفتی جیش محمد صدیقی برکاتی المعروف بہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان کا سنہرے حرفوں میں لکھنے کے قابل ہے۔

آپ نے اپنی حیات طیبہ میں نیپال کی سنگلاخ وادی میں دین وسنیت کی جو عظیم خدمات انجام دی ہیں وہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ کی تصانیف میں فتاوٰی برکات وغیرہ کافی مقبول ہیں۔ آپ کا تصلب فی الدین اتنا مضبوط و مستحکم تھا جسے بڑے بڑے طوفان وحوادث کے تھپیڑے بھی جنبش نہ دے سکے۔ بلاخوف لومۃ لائم آپ نے احقاق حق اور ابطال باطل کا فرض منصبی ادا کیا اور کبھی بھی شریعت کے خلاف کسی بات کو ضبط تحمل میں نہ لایا۔

یقیناً آپ کی شخصیت میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تیور نظر آتا تھا اور آپ کی شجاعت و بہادری میں شیر خدا مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عکس جمیل دیکھنے کو ملتا تھا۔ آپ کے شاگردوں اور مریدوں کی تعداد احاطہ تحریر سے باہر ہے، جو بھی ایک بار آپ کے جلوہ زیبا کا

مشاہدہ کرتا وہ آپ کی نورانیت اور حسن اخلاق کی کشش کو دیکھ کر آپ کا دیوانہ ہو جاتا۔ مخالفین بھی آپ کی خوبیوں کے قائل نظر آتے ہیں۔ حیرت بالائے حیرت تو اس بات پر ہے کہ جب آپ نے اس فانی دنیا کو چھوڑ کر عالم جاودانی کا رخ کیا تو ہزار روکنے کے باوجود لاکھوں کی تعداد میں دیوانے آپ کے جنازہ میں نظر آئے، جس میں بہت سے مخالفین بھی تھے جو زندگی بھر آپ کو اذیت اور تکلیف پہنچانے کے فراق میں سرگرداں رہے۔

جب خانقاہ برکات لہنہ شریف سے مخالفوں کے جوابات آپ کے چاہنے والے عاشق اور مریدین دیتے تو آپ انہیں منع فرماتے اور بڑے پیار سے انہیں سمجھاتے کہ ان کے جوابات دینے سے بہتر ہے کہ آپ کچھ نیکی کے کام کریں جو آپ کی آخرت کو سنوارنے کے کام آجائیں۔ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ اہل نیپال کے لئے اللہ کا انعام، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان، غوث پاک کا کرم اور مارہرہ شریف کی روحانی اولاد اور امام عشق ومحبت سرکار اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کی کرامت بن کر آئے۔

آپ کی زندگی کا گوشہ گوشہ اللہ کی اطاعت وفرماں برداری، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور بزرگان دین کی یاد میں گزرا۔ ہمیشہ زبان تسبیح، ذکر واذکار کے نورانی نغموں سے تر رہا کرتی تھی۔ سرکار تاج الشریعہ بدر الطریقہ فخر ازہر حضرت علامہ اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا کہ" دنیا میں جو جیش محمد کے جھنڈے کے سائے میں رہے گا بروز محشر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ہوگا۔ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا ''میرا جیش تنہا لشکرِ اسلام ہے''

یقیناً ساری دنیا نے دیکھا جیسا حضور حافظِ ملت نے فرمایا آپ ٹھیک اسی کے مصداق ٹھہرے۔ گویا کہ ولایت کی نظر سے حضور حافظ ملت سب کچھ اسی وقت دیکھ رہے تھے کہ حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ تنہا پوری سرزمین نیپال کو فتح کریں گے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ" ولی را ولی می شناسد۔ یعنی ولی کو ولی ہی پہنچان سکتا ہے۔

اس سے حضور شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان کی عظمت ورفعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ استاد گرامی سرکار حافظِ ملت نے پہلے ہی ان ساری باتوں کی خبر دے دی جو برسوں بعد آپ

کے ساتھ پیش آنے والی تھی۔

مارہرہ مقدسہ کے سرکار سید حسنین میاں نظمی علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا ''جہاں جیش محمد کا پسینہ بہے گا وہاں آل رسول نظمی کا خون بہے گا''

حضرت مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی نے شان شیر نیپال نامی کتاب لکھ کر منظر عام پہ لا کر ہم غلامان حضور شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان پر بہت بڑا احسان کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے میری نگاہ تعلیمات وکرامات حضور شیر نیپال نامی کتاب کے نور سے چکا چوند ہونے لگی۔ کتاب مذکور کو پڑھا دل باغ باغ ہو گیا۔ اللہ عزوجل حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کا روحانی سایہ مصنف پر تادیر قائم رکھے اور ہم تمام اہلسنت وجماعت کے سروں پر تادیر قائم فرمائے اور ان کے فیوض وبرکات سے پورے عالم اسلام کو مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

ابرِ رحمت تیرے مرقد پر گوہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے
مسلکِ احمد رضا کی شان ہیں شیر نیپال
بالیقیں ہم سنیوں کی جان ہیں شیر نیپال

محمد شفیق رضا شمسی، سرپلو مہوتری (نیپال)

دل کی آواز

ابو القطب محمد جمال الدین برکاتی ابدالی

جس نے دنیا میں سنت کو پھیلا دیا
مرشدی جیش ملت پہ لاکھوں سلام

دنیائے اسلام وسنیت کی مشہور ترین شخصیت، مسلک اعلیٰ حضرت کے محافظ، کتاب و سنت کے ایک عظیم داعی، شیر اہل سنت، پیر طریقت، رہبر راہ شریعت، حضرت علامہ مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی المعروف حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ جو دینی، ملی علمی، فکری اور سماجی خدمات انجام دی ہیں وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں اور علما و مشائخ اور انصاف پسندوں نے تحریر و تقریر میں آپ کی مختلف النوع خدمات کا اعتراف کیا اور خراج تحسین بھی پیش کیا۔

آپ کی حیات طیبہ بھی قابل صد رشک تھی اور آپ کے سفر آخرت کی داستان بھی حب الٰہی اور عشق رسول ﷺ سے عبارت ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ آپ حرمین شریفین کی زیارت کے لئے اپنے ملک نیپال سے روانہ ہوئے، ہندوستاں کے مشہور ومعروف شہر عروس البلاد ممبئی سے اپنے عقیدت مندوں کے قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے اور عمرہ ومقامات مقدسہ کی زیارت سے فارغ ہونے کے بعد ناسک اپنے جانثاروں کے شہر میں واپس ہوئے۔ حرمین شریفین کی زیارت سے واپسی پر ناسک میں آپ کی طبیعت سخت علیل ہوگئی۔ ناسک کے اسپتال میں افاقہ نہ ہونے کی وجہ سے ممبئی کے لیلاوتی ہاسپٹل میں آپ کو ایڈمٹ کیا گیا مگر کئی روز تک مسلسل علاج کے باوجود کچھ افاقہ نہیں ہوا۔ اور میرا وجدان کہتا ہے کہ جس مرض کا علاج اطبا نہیں کر پائے لاریب اس کا علاج ان سے ممکن نہیں تھا کیونکہ یہ مرض اس نوعیت کا نہیں تھا جس کا علاج ڈاکٹر کر سکیں بلکہ مرض یہ تھا کہ

مریض عشق پہ رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اور بالآخر مرض اس قدر بڑھا کہ ڈاکٹروں نے جواب دیدیا اور پھران کے مشورہ سے آپ کو آپ کے وطن ملک نیپال بذریعہ ایمولینس لایا جانے لگا۔ ابھی راستے ہی میں تھے کہ لکھنو کے آس پاس رات ساڑھے گیارہ بجے بحالت مسافرت 28 ربیع النور شریف 1441ھ مطابق 26 نومبر 2019ء یہ پیغام دیتے ہوئے عالم جاودانی کی طرف چل بسے کہ

کلیوں کو میں سینے کا لہو دے کے چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

وصال سے قبل جو لوگ گاڑی میں آپ کے ساتھ تھے ان کا بیان ہے کہ راستہ میں دو بار آپ کو ہوش آیا، تھوڑی دیر کے لئے آپ نے آنکھیں کھولیں اور پھر بند کرلیں۔ مگر جب بھی آپ کو ہوش آیا تو چہرہ پر نہ کسی طرح کا ملال تھا اور نہ پژمردگی، بلکہ جس طرح صحت کے زمانے میں چہرہ پر مسکراہٹ تھی یونہی تازگی اب بھی تھی، وہی نورانیت، وہی چمک اور تابانی تھی۔ جب بھی ہوش آیا اللہ کا ذکر کیا اور پھر آنکھیں بند ہوگئیں۔

آپ کی نماز جنازہ 27 نومبر بروز بدھ بعد نماز ظہر دائرہ برکات لہنہ شریف میں ادا کی گئی جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے اور خلیفہ و جانشین حضرت مولانا محمد ضیاء المصطفیٰ ازہری صاحب قبلہ نے پڑھائی اور آپ کی قائم کردہ خانقاہ برکات کے احاطہ میں جانب مشرق میں آپ جسد مبارک کو دفن کیا گیا۔ مقامی میڈیا رپورٹ کے مطابق سات لاکھ عقیدت مندوں نے آپ کی نماز جنازہ میں شرکت کی تھی، جدھر دیکھیں انسان ہی انسان نظر آرہا تھا بتایا جاتا ہے کہ نیپال کی تاریخ میں اتنا مجمع کسی جنازہ میں دیکھا نہیں گیا۔ نیپال کے سابق وزیر داخلہ اور دیگر مقامی سیاسی رہنما نے بھی خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے حاضری دی، دو دو ہیلی کاپٹر سے آپ کو سلامی دی گئی اور عقیدتوں کے پھول آپ پر برسائے گئے۔

جس سے روشن ہوئے کروڑوں دل   چھپ گیا چاند وہ شریعت کا

محب گرامی قدر، شاگرد و مرید حضور شیر نیپال مولانا محمد بلال برکاتی صاحب نے پیر و مرشد کے وصال کے موقع پر جنازہ کا منظر اپنی تحریر میں جو پیش کیا ہے اسے من وعن بیان کیا جاتا ہے۔ مولانا موصوف لکھتے ہیں:

ماہر فکر وفن، جان اہل سنن، مفکر اسلام، محدث اعظم نیپال، فقیہ اعظم نیپال، مفتی اعظم نیپال، قاضی اعظم نیپال، محقق عصر، مجاہد دوراں، قاطع کفر وضلالت، ولی کامل، فخر ملت اسلامیہ یعنی حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ وقاری الحاج الشاہ جیش محمد صدیقی البرکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زیارت حرمین شریفین کے طویل سفر کے بعد بذریعہ ہوائی جہاز ممبئی تشریف لائے اور آنے کے بعد سخت علیل ہوگئے، جس کے بعد عاشقان و مریدان حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے ممبئی ہی کے ایک مشہور اسپتال لیلاوتی میں ایڈمٹ کروایا۔ ماہر ڈاکٹروں کے ذریعے علاج جاری رہا، لیکن خدا کی مرضی کے آگے کون ہے جو زبان کھولے؟ بالآخر ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور ملک نیپال کے جانے کا مشورہ دیدیا۔ پھر بائے ایمبولینس حضرت کو نیپال لایا جارہا تھا کہ 26/ 11/ 2019 رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے لکھنؤ کے آس پاس حضرت نے آخری سانس لی اور داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

پھر سفر جاری رہا اور لہنہ کی سرزمین پر حضرت کا جسد خاکی پہنچ گیا، جس کے بعد پورا علاقہ سوگ میں ڈوب گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا میں حضرت کے وصال کی خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ علماء و عوام سبھوں میں غموں کی لہر دوڑ گئی اللہ اکبر! اور پھر بفضلہ تعالیٰ بتاریخ 27/ 11/ 2019 بروز بدھ حضور شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان کی نماز جنازہ کا روح پرور منظر سوشل میڈیا و دیگر ذرائع کے ذریعے دیکھ کر دل عش عش کر اٹھا، میڈیا رپورٹ کے مطابق تقریباً سات لاکھ (000.700) کا مجمع عوام الناس اور خواص کا مثل سیلاب امڈ پڑا تھا، جنازہ کا یہ منظر دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ نماز جنازہ حضرت علیہ رحمۃ کے بڑے صاحب زادے علامہ ضیاء المصطفیٰ برکاتی الازہری دام ظلہ نے پڑھائی اور دعا حضرت کے چھوٹے صاحب زادہ حضرت مولانا حافظ وقاری محمد فداء المصطفےٰ برکاتی دام ظلہ نے کی۔

ہر آنے والے کی آنکھیں نم تھیں، سبھوں نے غمناک آنکھوں سے حضرت علیہ الرحمۃ کا

جنازہ پڑھا اور پھر تدفین کے شرف سے مشرف ہوئے۔ مجمع کو دیکھ کر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قیمتی قول یاد آ گیا کہ میری نماز جنازہ ہی فیصلہ کر دے گی کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون۔ تاریخ گواہ ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ دیکھ کر ہزاروں غیر مسلموں نے اسلام قبول کر لیا تھا، آج بالکل وہی منظر لوگوں میں وہی امنگ و جوش و جذبہ کو دیکھ کر دل بے ساختہ پکار اٹھا کہ حق اور سچ حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد برکاتی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہے اور مفتی اعظم نیپال علیہ الرحمہ حق اور سچ کے ساتھ ہے۔ آج باطل اپنا سینہ پیٹ رہا ہے، اپنی قسمت پہ ماتم کر رہا ہے، سب کچھ دیکھ کر بھی تعصب اور انا میں دھت ہے، لیکن یہ بات بھی سچ ہے کہ اللہ جسے توفیق بخشتا ہے وہی سچوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اللہ میرے مرشد کریم علامہ جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمۃ کی قبر پہ رحمتوں کا نزول فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلندتر فرمائے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بخشش و مغفرت فرمائے اور ہمیں حضور شیر نیپال کے جھنڈے کے سائے تلے رکھے۔ جیسا کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے فرمایا تھا کہ آج جو شیر نیپال کے جھنڈے کے سائے میں رہے گا وہ کل بروز قیامت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے سائے میں رہے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ محشر میں بھی ہمارا حشر پیر و مرشد حضور شیر نیپال علیہ الرحمۃ والرضوان کے ساتھ ہی ہوگا۔ ان شاء اللہ

(محررہ 27 نومبر 2019)

زیر نظر کتاب پر کام مرشد گرامی حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی حیات پاک ہی میں شروع کیا جا چکا تھا اور ارادہ بھی یہی تھا کہ آپ کی حیات میں ہی شائع کر دیا جائے مگر قدرت کو کچھ اور منظور تھا، اس لئے کتاب آپ کی حیات طیبہ میں شائع تو نہیں ہو سکی مگر حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے پہلا عرس کے موقع پر آپ کی تعلیمات و کرامات پر مشتمل یہ کتاب شائع ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

امید ہے کہ اہل انصاف اور عاشقان حضور شیر نیپال پسند کی نگاہوں سے دیکھیں گے، استفادہ کریں گے، عقیدت مرشد کا چراغ دلوں میں روشن کریں گے اور اس فقیر کو اپنی

دعاؤں سے نوازیں گے۔ نیز جہاں کہیں شرعی غلطی نظر آئیں گی اس سے مطلع کر کے مشکور فرمائیں گے۔

کتاب کی ترتیب کے دوران خلیفہ حضور شیر نیپال حضرت مولانا ابوالعطر مفتی محمد عبدالسلام امجدی برکاتی صاحب کا ہر اعتبار سے بھر پور تعاون رہا۔ بلکہ یوں کہا جائے کہ آپ کی نگرانی وتوجہات سے ہی کتاب پایہ تکمیل کو پہنچی ہے۔تعلیمات شیر نیپال کے لئے جہاں آپ کی خدمت میں حاضری دے کر استفادہ کیا گیا وہیں آپ کی دو تصنیفات تجلیات محدث اعظم نیپال (جواب نئے نام" معارف شیر نیپال" سے مع حذف واضافہ موسوم ہے) اور دوسری تصنیف تاجدار نیپال کو ماخذ ومراجع کی حیثیت سے پیش نظر رکھا۔

ابوالقطب محمد جمال الدین برکاتی ابدالی

دیپراشاہ محلہ،جنکپور (نیپال)

پہلا باب

تعلیمات حضور شیر نیپال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی اور اللہ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کا قافلہ زمین پر اتارا، انبیاء ورسل کی مبارک جماعت نے اپنے اپنے دور میں دین حق کی خوب تبلیغ کی، اللہ کے بندوں کو صراط مستقیم پر گامزن رکھنے کے لئے جو محنتیں، مشقتیں کیں اور جو اذیتیں ان نفوس قدسیہ کو پہنچیں ہیں ان کی مثال پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔

سب نبیوں کے آخر میں تاج ختم نبوت سے سرفراز فرما کر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فرش گیتی پر پیدا فرمایا۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی بنجر زمین پر دین حق کا اعلان فرمایا، ان گنت بتوں کی پرستش کرنے والوں کو ایک خدائے وحدہ لاشریک لہ کی عبادت و بندگی کرنے کی طرف بلایا۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت وتبلیغ کا ہی ثمرہ ہے کہ آج پورا خطہ عرب اسلام کی دولت لازوال سے مالامال ہے اور ایمان کے نور سے جگمگا رہا ہے، جبکہ عجم بھی اسلام کی لمعات سے چمک رہا ہے، یہاں بھی اسلامی آفتاب کی شعاؤوں نے کفر کی تاریکی کو ختم کیا ہے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیائے فانی سے پردہ فرما گئے تو اسلام کی نشر واشاعت کا کام نائبین مصطفی اولیا، صلحا اور علمائے کرام کی جماعت نے انجام دینا شروع کیا، اس بات کا حکم انہیں بھی تھا اس لئے اس فریضہ کو بحسن وخوبی اور للّٰہیت وخلوص کے ساتھ انجام دینے لگے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ملک نیپال میں جن نفوس قدسیہ نے شجر اسلام کی آبیاری کی، اسلامی تعلیمات کو عام کیا ان میں سے ایک ذات منبع علم وحکمت، سراپا تقویٰ وطہارت، شان

ملت، آن مملکت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، قاطع کفر وضلالت، مفتی اعظم نیپال، قاضی القضاۃ حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ کی ذات بابرکت ہے۔ جنہوں نے ہندوستان میں بالعموم اور ملک نیپال میں بالخصوص درس نظامی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سے تاحیات دین اسلام کی خدمات اور قوم مسلم کی رشد وہدایت اور اہل باطل سے پنجہ آزمائی کا دلیرانہ کارنامہ انجام دی ہے۔ آپ کی دینی ملی، تعلیمی، علمی اور سماجی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور آپ سے ہندوستان ونیپال دونوں بیک وقت فیضیاب ہوئے ہیں۔

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اصلاح عقائد واعمال، اشاعت دین اسلام اور قوم مسلم کی رہنمائی کا کام جس طرح تحریر کے ذریعہ کیا ہے اسی طرح اپنی تقریر کے ذریعہ بھی کیا ہے، فتویٰ نویسی کے ذریعہ بھی کیا ہے اور اپنے مبارک ارشادات واقوال کے ذریعہ بھی کیا ہے، تدریس کے ذریعہ بھی کیا ہے اور تصنیف کے ذریعہ بھی کیا ہے، نصیحت کر کے بھی کیا ہے اور زجر وتوبیخ کے ذریعہ بھی کیا ہے، مدارس قائم کر کے بھی کیا اور خانقاہ کی تعمیر کر کے بھی کیا ہے، میلاد کی محفلوں کے ذریعہ بھی کیا ہے اور کانفرنسوں کے ذریعہ بھی کیا ہے۔

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تعلیمات آپ کی تصنیفات وتالیفات، مریدین ومتوسلین کی ملاقات وبات اور آپ کی تقریروں میں ایسے ہی جگمگا رہی ہیں جس طرح آسمان میں چاند وسورج اور ستارے چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آسمان کے سیارے تو زمین والوں کو روشنی دیتے ہیں، راتوں، دنوں، آسمان کی فضاؤں اور زمین کو روشن کرتے ہیں مگر آپ کی تعلیمات تو انسانی دلوں کو روشن ومنور کرتی ہیں، پیشانیوں کی تاریکیوں کو روشن وتاباں کرتی ہیں، بدعقیدگی کی چھائی بادل کو چھانٹ کر ایمان کا نور اور محبت کی شمع انسان کے سینے میں فروزاں کرتی ہیں، بزرگوں سے رشتہ ہموار کرتی ہیں، ماں باپ اور بڑوں کا ادب سکھاتی ہیں، علما کی تعظیم اور آپسی بھائی چارہ کا درس دیتی ہیں، بغض وعداوت کو دور کرتی ہیں اور پیار والفت کا پیغام دیتی ہیں، بے حیائی سے روکتی ہیں اور عفت وپارسائی کا پیکر بناتی ہیں۔

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تعلیمات وارشادات میں دین کی تبلیغ کا نظام بھی ہے، ایمان کی حفاظت کا نسخہ بھی ہے، عقائد حقہ پر استقامت کے رہنما اصول بھی ہیں، اصلاح اعمال کے

طریقہ کار بھی ہیں، مسلک اعلیٰ حضرت کی حقانیت کی روشن دلیل بھی ہے، گردن باطل کو قلم کر دینے والی شمشیر بھی ہے، دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پھونک دینے والی اکسیر بھی ہے، شیطان کو پابند سلاسل کر دینے والی زنجیر بھی ہے، اسلاف کی اتباع کی صحیح تصویر بھی ہے اور اسلام کی تنویر بھی ہے، معاشرہ کو صحیح راستے پر گامزن کرنے والے نکات بھی ہیں، زیور علم سے آراستہ کرنے والی نصیحت بھی ہے، اکابر سے عقیدت کو مضبوط کرنے والی باتیں بھی ہیں، نشان منزل بھی اور اعمال جنت کی تلقین بھی ہے، نعمت ملنے پر شکر کا حکم بھی اور مصیبت کے وقت صبر کرنے کا درس بھی ہے، پریشانیوں کا روحانی علاج بھی اور تقدیر کے ساتھ تدبیر کے رموز بھی ہیں۔ غرضیکہ آپ کے ارشادات میں جو اسلامی تعلیمات اور ان گنت حکمتوں پر مشتمل ہیں ان میں صدہا سیپ، ہزارہا چمکتے موتی اور نہ کبھی نہ ٹوٹنے والا انوار کا سلسلہ ہے۔ آپ خود ان ارشادات وتعلیمات کا مطالعہ فرمائیں یقیناً ان تمام باتوں کی تصدیق آپ کا دل بھی کرے گا جن کا ذکر اوپر میں نے کیا ہے۔

ارشادات شیر نیپال متعلق بہ عقائد:

- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا یہ پتھر پوجتے ہو یہ پتھر پوجنے کے لائق نہیں ہے۔ جو پوجنے کے لائق ہے وہ ہے جس نے زمین بنائی آسمان بنایا، ساری کائنات کو جس نے وجود بخشا وہی پوجنے کے لائق ہے۔ یہ پتھر پوجنے کے لائق نہیں ہے۔
- لا الہ الا اللہ اللہ ہی پوجنے کے لائق ہے، پتھر نہیں، مٹی نہیں، درخت نہیں، سمندر نہیں، پہاڑ نہیں اللہ ہی پوجنے کے لائق ہے۔
- معبود اللہ ہی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، پرستش اسی کی ہوگی، عبادت اسی کی ہوگی۔
- ایمان واسلام حق کو حق اور باطل کو باطل جاننے اور ماننے کا نام ہے۔
- مومن وہ ہے کہ قتل ہونا پسند ہو، آگ میں جلنا پسند ہو، مرنا پسند ہو مگر کفر ہرگز ہرگز کسی حال میں کسی آن میں پسند نہ ہو۔

- سب سے پہلے ایمان کی درستگی ہو پھر عمل کی درستگی کی طرف جائیں۔
- ایمان کی حفاظت اپنی جان سے بھی زیادہ ہو۔
- ساری چیزوں سے زیادہ پیارا ایمان ہو۔
- اپنی زمین جائداد، اپنے مکان، اپنی دکان، اپنے مال واولاد، اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ پیارا ایمان ہو۔
- جس کا اسلام ہی صحیح ودرست نہیں اس کی نماز کیوں کر صحیح ودرست ہوسکتی ہے۔
- اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں ممکن نہیں، ہاں دنیا کی زندگی میں اللہ عزوجل کا دیدار ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کے لئے خاص ہے۔
- مسلمانوں پر لازم ہے کہ شرع کے حکم کو جان سے زیادہ عزیز سمجھیں، خواہشات نفسانی کے پیچھے نہ چلیں۔
- موت وحیات اللہ جل مجدہ کے دست قدرت میں ہے، جب چاہے زندہ رکھے، جب چاہے مارے۔ جو اس نے وقت متعین کیا ہے اس سے ایک آن نہ آگے ہوسکتی ہے نہ پیچھے۔
- مسلمانو! خدا کا خوف رکھو کہ وہ شدید العقاب ہے اور رسول اللہ ﷺ سے شرماؤ کہ وہ شفیع ہیں، ان کی بارگاہ میں سب کو جانا ہے۔
- بے دین کفار ومشرکین کے کسی دیوی دیوتاؤں سے مدد مانگنا، اسی طرح ان کا پوجنا قطعاً یقیناً کفر ہے جو بھی اس کا مرتکب ہو وہ بلا شبہ بے دین کفار ومشرکین ومرتدین سے ہے۔ اس کی ساری نیکیاں برباد گئیں۔ نماز وروزے صدقہ وخیرات سب اکارت ہو گئے۔
- مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے۔
- جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنا دیتا ہے۔
- جو کسی کافر کے لیے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ خود کافر ہے۔

- موٴمنین سے یہ ہو ہی نہیں سکتا اور ان کی یہ شان ہی نہیں اور نہ ہی ایمان اس کو گوارا کرتا کہ خدا اور رسول کے دشمن سے دوستی کرے۔
- دشمن رسول سے کبھی برادری نہ کرو، تمہارا برادر وہی ہے جو تمہارا ہم مذہب ہے۔
- خدا کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایماندار کا کام نہیں۔
- مسلمان رہو، مسلمان مسلمان سے واسطہ رکھے، مسلمان جنتی ہے جنتی جنتی سے واسطہ رکھے، دوزخی سے واسطہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔
- اللہ تعالیٰ کو جو مذہب پسند ہے وہ اسلام ہے اور اسلام ہی کسی کو جنت میں لیجائے گا۔
- اسلام نام ہے حق کو حق کہنے کا اور باطل کو باطل کہنے کا۔
- اپنا ایمان جان سے بھی زیادہ عزیز ہونا چاہئے، بال بچوں سے ملک سے بھی زیادہ عزیز ہونا چاہئے۔
- تمہارے ہمارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوگا جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا۔
- نبی سے اور نبی کے سچے غلاموں سے مدد مانگنا جائز ہے۔
- سنی رسول کائنات علیہ الصلاۃ والسلام کے مداح کو کہتے ہیں، ان سے سچی محبت کرنے اور ان کے گن گانے والے کو کہتے ہیں۔
- جسے رسول سے دشمنی ہو، ان کی تعریف سے جلن ہو، کڑھ ہو تو وہ مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔
- سنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ سے نفرت وعداوت رکھنے والے کو کہتے ہیں۔ سنی صحیح العقیدہ ہی درحقیقت مسلمان ہیں۔

ارشادات شیر نیپال ذات مصطفےٰ کے حوالے سے:

- ☆ احمد کا معنیٰ ہے جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور محمد: جس کی سب سے زیادہ تعریف کی گئی اسے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتے ہیں۔
- ☆ رسول اللہ کو سلام کرنا بھی عبادت ہے اور رسول پر درود پڑھنا بھی خدا کی عبادت ہے۔
- ☆ جو رسول اللہ کی توہین کرے گا کافر ہو جائے گا اور کافر جنت میں نہیں جائے گا۔

☆ جنتی وہ ہے جو اللہ کو بھی مانے اور اللہ کے محبوب کو بھی مانے، اللہ کی تعظیم کرے اور اللہ کے محبوب کی بھی تعظیم کرے۔

☆ حضور کی انگلی میں وہ طاقت ہے کہ ڈوبے ہوئے سورج کو حکم دیا تو واپس آگیا کسی وہابی میں ہے یہ طاقت؟

☆ نبی کی ذات بڑی اونچی ذات ہے، بیٹا باپ کے برابر نہیں ہوسکتا تو امتی نبی کے برابر کیسے ہوسکتا ہے۔

☆ نبی کا جو درجہ ہے، مقام ہے اتنا اونچا ہے کہ کوئی کتنا نماز پڑھ لے ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

☆ کسی نبی کے برابر کوئی (غیر نبی) نہیں پہنچ سکتا ہے۔

☆ عقیدت سے میلاد کرنا چاہئے، اچھے لوگوں کو بلانا چاہے اس سے بلا بھاگتی ہے۔

☆ اللہ تعالی نے بڑائی آدم کو دی ہے تو آدم بڑے ہیں۔

☆ سرکار کے میلاد کا ذکر اللہ کرتا ہے اور یہ (بدعقیدے) کہتے ہیں کہ بدعت ہے۔

☆ میلاد مین حضور ﷺ کا ذکر ہوتا ہے، درود شریف پڑھا جاتا ہے، قرآن پڑھا جاتا ہے کیا یہ سب بدعت ہیں؟

☆ یہ کہتے ہیں کہ میلاد حضور کے زمانے میں نہین تھا کیا درود حضور کے زمانے مین نہیں پڑھا جاتا تھا؟ قرآن حضور کے زمانے میں نہیں پڑھا جاتا تھا تو یہ بدعت کیسے ہوگیا؟

☆ رسول اللہ کو اللہ نے اختیار دیا ہے جو چاہیں کریں۔ زمین کو حکم دیا پکڑ پکڑ لیا کہا چھوڑ تو چھوڑ دیا۔ اس لئے کہ میرے آقا مالک ومختار ہیں۔

☆ جو رسول ﷺ کو مالک ومختار نہیں مانے اس کا عقیدہ ناپاک ہے، ہمارا عقیدہ پاک ہے، ہمارا خدا پاک ہے، ہمارا رسول پاک ہے، ہماری نماز پاک ہے، ہمارا روزہ پاک ہے۔

☆ موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگا دیا قارون نے تو زمین کو حکم ہوا کہ یا ارض خذی زمین پکڑ پکڑ۔ آہ وزاری کرتا ہے مگر موسیٰ علیہ السلام ہیں ان کا جلال ہے نہیں یہ رحم کے لائق نہیں ہے۔

ارشادات شیر نیپال میں مسلک اعلیٰ حضرت کی جھلک:

- جلسہ ہو اور بریلی نہ ہو تو وہ جلسہ کامیابی سے دور رہتا ہے اور کمی محسوس ہوتی ہے۔
- ہم سب اعلیٰ حضرت کے ماننے والے ہیں، امام احمد رضا کے ماننے والے ہیں، ہم اعلیٰ حضرت کو کیوں مانتے ہیں کہ وہ وہ عاشق رسول تھے، اپنی جان عزیز کو ناموس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کرتے تھے۔
- اعلیٰ حضرت اللہ تعالیٰ کے محبوب بندہ تھے۔
- اللہ تعالیٰ فضل و احسان ہے کہ ہمارے ہاتھ میں اعلیٰ حضرت کے مسلک کا دامن ہے۔
- عزت چاہتے ہو، عظمت چاہتے ہو، بلندی چاہتے ہو تو اعلیٰ حضرت کے مسلک کو مضبوطی سے پکڑو۔
- اعلیٰ حضرت کا مشن مدینہ میں چل رہا ہے، مکہ میں چل رہا ہے۔
- ہم اعلیٰ حضرت کے پیرو ہیں، مسلک اعلیٰ حضرت کے پیرو ہیں۔ اسی مسلک میں نجات ہے اور دوسرا مسلک کوئی نجات دے نہیں سکتا۔
- اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت محدث بریلوی قدس سرہ کے مسلک پر چوں چرا ضال ومضل کا کام ہے۔
- امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے مسلک سے انحراف گمرہی اور بے دینی ہے۔
- مسلمانوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس دور میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کو اپنا مقتدیٰ، پیشوا مانیں، جانیں۔
- اعلیٰ حضرت کی تحقیق تحقیق ہے اس سے بڑھ کر کسی کی تحقیق نہیں ہوسکتی ہے۔ اعلیٰ حضرت کی تحقیق پر ہمارا عمل ہے۔
- اعلیٰ حضرت کا فضل وکرم ہے کہ ہم آپ بریلی شریف سے تعلق رکھتے ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ بریلی کا چراغ چمکتا ہی رہے گا، دمکتا ہی رہے گا۔
- امام اعظم کے مقلد بنو تو آنکھ بند کرکے ان کی تقلید کرو۔

- بڑا مدرسہ ہونے سے مرکز ہو جاتا ہے ایسا نہیں ہے بڑا علم ہونا چاہئے، بڑا التقویٰ ہونا چاہئے، قرآن کا علم ہونا چاہئے، حدیث کا علم ہونا چاہئے، اعلیٰ حضرت سے بڑا کس کا علم ہے؟۔
- سنی کا جلسہ جہاں ہو وہاں جاؤ، اعلیٰ حضرت کے نام کا جلسہ جہاں ہو وہاں جاؤ، اعلیٰ حضرت کے مسلک کا پرچار ہو صحیح معنوں میں وہاں جاؤ۔
- مارہرہ و بریلی سے جو جڑے گا وہ دنیا میں بھی کامیاب رہے گا اور آخرت میں بھی کامیاب رہے گا۔
- اعلیٰ حضرت وہ ہیں ان کی برابری کا ان کے زمانے میں عرب، عجم کہیں نہیں دیکھا گیا۔

ارشادات شیر نیپال میں بدعقیدوں کی نشاندہی اور نصیحتیں:

(۱) وہابی بددین مفسدین سے بچتے رہیں کیونکہ یہ ایمان واسلام کے رہزن ہیں۔ ان رہزنوں سے اپنے ایمان کو بچاتے رہیں، ان کے دھوکے میں نہ پڑیں، ان کے روزہ، نماز کو نہ دیکھیں۔

(۲) غیر مقلدین وہابیہ ایسے ہیں کہ مسلمانوں کا ان سے ملنا جلنا جائز نہیں۔

(۳) سارے باطل فرقے وہابی، دیوبندی چکڑالوی، رافضی تبلیغی، قادیانی وغیرہم سے دور رہو، ان کو اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ اور بے دین نہ کردیں، کہیں آپس میں فتنہ وفساد برپا نہ کردیں۔

(۴) مرتد کی صحبت ہزار کافر کی صحبت سے زیادہ مضر ہے۔

(۵) وہابی کو لڑکی دینا ہندو کے دینے سے بدتر ہے۔

(۶) مسلمانو! ہوشیار رہو، بدمذہب کی صحبت سے بچو، اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔

(۷) مسلمانو! ابھی بھی ہوش سنبھالو اپنے اور غیر کو پہچانو، جو تمہارا ہم عقیدہ اور ہم مذہب نہیں وہ تمہارا برادر نہیں۔

(۸) غیر مقلدین کے پاس نہ بیٹھنا اٹھنا جائز نہ ان کی بیمار پرسی جائز، مرجائے تو نہ جنازہ کی

نماز جائز اور نہ مسلمانوں کی قبرستان میں دفنانا جائز۔

۹ خبیث لوگ مرجائے تو جنازہ بھی نہ پڑھو چاہے وہ تمہارا باپ ہو۔

۱۰ بدعقیدہ کون جو اپنا عقیدہ پاک نہیں رکھتے۔ پاک چیز میں ناپاک نہیں ملنی چاہئے، پاک ناپاک کی کو نہیں چاہتا۔

۱۱ چوبیس نمبر والا بڑا بے ادب ہوتا ہے اور چوہیا بھی بڑا بے ادب ہے۔

علم اور علما کے حوالے سے ارشادات شیر نیپال:

☆ صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین وعلمائے صالحین وفقہائے مکرمین کی طاعت وپیروی امام اعظم وغوث اعظم کی اطاعت وپیروی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین دراصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی اطاعت وپیروی ہے۔ ورنہ قرآن شریف کی اس آیت کریمہ کا مطلب کیا ہوگا۔ قال تعالیٰ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ‌

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اطاعت کرو اولی الامر کی یعنی علمائے دین وامرائے صالحین کی۔ اور اس حدیث کے کیا معنی ہے؟

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعیش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخفاء الراشدین المھدیین۔

ترجمہ: جو تم میں کا میرے بعد زندہ رہے گا وہ کثیر اختلاف دیکھے گا تو تم مسلمانوں پر لازم ہے میرے طریقے کو اپنانا اور خلفائے راشدین مہدیین کی پیروی کرنا۔

اور مشکوۃ ص ۵۵۴ پر ہے:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم۔" رواہ رزین

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تو ان میں سے جن کی پیروی اختیار کروگے ہدایت پالوگے۔

☆ کسی بھی مفتیٔ اسلام کی توہین کرنے سے بلکہ کسی بھی عالم اہل سنت کی اہانت سے باز رہیں کہ مفتی اہل سنت و عالم اہل سنت کے مقام بہت بلند ہے۔

☆ شریعت کے مطابق چلے اسی عالم کے پیچھے چلو اور جو شریعت کا مخالف ہو اس کے پیچھے چلنے کا حکم نہیں ہے۔

☆ وہ عالم ہی نہیں ہے جو پابند شرع نہیں ہے۔

☆ عالم ہے (مگر وہ) اللہ سے نہ ڈرے (تو) وہ عالم ہی نہیں ہے، عالم بنے اور حق نہ بولے وہ گونگا شیطان ہے، عالم نہیں ہے۔

☆ عالم سے دوستی کرو، علم سے دوستی کرو۔ کون سا علم؟ جو علم تم کو انسان بنائے، جو علم تم کو انسانیت کا درس دے۔ وہ علم نہیں جو تم کو جانور سے بدتر بنا دے محبت کرو عالم دین سے جو عالم دین اپنے اوقات دین کی خدمت میں صرف کرتے ہیں، قرآن اور حدیث کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ ان سے محبت کرو، وقت ملے تو جا کر صحبت میں بیٹھ رہو۔

☆ حضور فرماتے ہیں: جو عالم کی صحبت میں بیٹھے گا وہ عالم ہی کی صحبت میں نہیں بیٹھا وہ میری صحبت میں بیٹھا۔

☆ حق گو عالم کی صحبت میں بیٹھو، ان سے مصافحہ کرو اس لئے کہ وہ رسول اللہ کے سچا غلام ہیں۔

☆ دین کی پڑھائی سب پڑھائی سے بہتر ہے، اعلیٰ ہے، بالا ہے، جنت میں لیجانے والا ہے۔

☆ دین کی پڑھائی باپ کا ادب سکھاتی ہے، دین کی تعلیم ماں کا ادب سکھاتی ہے۔

☆ دین کا علم طلب کرنا مرد و عورت دونوں پر فرض ہے۔

☆ عالم سے دین کو نفع بھی ہے اور عالم ہی سے دین کو نقصان بھی۔

☆ مفتی کے لئے ضروری ہے کہ مفتیٰ بہ قول پر فتویٰ دے۔ قول مفتی بہ کی تحقیق کرے۔ اور

اگر قول مفتی بہ کے خلاف فتویٰ دے تو ڈرے، لرز جائے۔

☆ مسئلہ میں لچک پیدا کرنا، دوسری راہ اختیار کرنا اور حق چھپانا نہیں چاہئے۔

☆ علم درخت ہے عمل اس کا پھل، بڑا بد نصیب ہے وہ شخص جو اپنے درخت کا پھل خود نہ کھائے۔

☆ عالم پر فرض ہے کہ عوام کو گمرہی اور بے دینی سے بچائے، بد مذہبی کو پھیلنے سے روکے۔

☆ مسئلہ ایرے غیرے سے نہیں پوچھا جاتا بلکہ دریافت کرنے کے لئے ایسا عالم چاہئے جس پر علماء کو بھروسہ ہو۔ جس کا علم ٹھوس ہو، جس کا عمل محکم۔

☆ ہو، جس کا اعتقاد و ایمان صحیح ہو، جو نفس کی لذات کو ٹھوکر مارتا ہو۔

☆ عالم کے لئے علم ہونا چاہئے مکتب اور مدرسہ میں ہونا کوئی چیز نہیں، بلکہ سند بھی کوئی چیز نہیں۔

☆ عالم قرآن وحدیث کے ضروری مسائل کو جاننے والے اور اس کے مطابق عمل کرنے والے کو کہتے ہیں۔

☆ عالم جو بھی ہو چاہے مکتب یا مدرسہ کا ہو یا نہ ہو قابل تعظیم و تکریم ہے، اہانت فسق ہے۔

☆ کسی بھی عالم اہل سنت کی اہانت سے باز رہیں کہ مفتی اہل سنت و عالم اہل سنت کا مقام بہت بلند ہے۔

☆ اللہ نے حافظ قرآن بنا دیا تو اس کا زیادہ شکریہ ادا کرو۔

ارشادات شیر نیپال میں مسجد کی اہمیت:

☆ ہر مسجد ہر مدرسہ دین کے فروغ کے لئے نہیں ہے۔

☆ مسجد تو وہی ہے جو رسول اللہ کی ہے۔ ایک مسجد رسول اللہ کی ہو اور ہزاروں مسجد منافق کی ہوں وہ مسجد مسجد نہیں ہیں مسجد تو رسول اللہ کی ہے۔

☆ پاک کام کرنے کے لئے مسجد بنائی جاتی ہے۔ اتفاق و اتحاد کے ساتھ مل جل کر نماز پڑھنے کے لئے مسجد بنائی جاتی ہے۔ مسجد بنائی جاتی ہے کہ ایمان کو قوت پہنچے۔

ارشادات شیر نیپال میں اچھی اور بری صحبتوں کی نشاندہی:

☆ صحبت بد کا بہت برا اثر ہوتا ہے۔

☆ آدمی اشرار کے پاس بیٹھنے سے نقصان اٹھاتا ہے۔

☆ اس مولوی کی بات ہرگز نہ مانو جو تمہارے مذہب کے خلاف کرتا ہے، بلکہ وہ مولوی نہیں ہے جس کا عمل ٹھیک نہیں، جسے اپنے مذہب کا پاس ولحاظ نہیں ہے۔

☆ کوئی سنی کا کفو وہابی نہیں ہوسکتا۔

☆ آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

☆ مشتبہ اشخاص، مشتبہ اشیاء ان سے بھی جدا رہنا لازم وضروری ہے۔

☆ پیر عیار نہیں ہوتا، پیر مکار نہیں ہوتا، پیر ضال و مضل نہیں ہوتا، پیر فریب دہ نہیں ہوتا۔

☆ پیر رسول خدا کا سچا پیرو ہوتا ہے۔

☆ پیر سنت کے مطابق چلتا پھرتا، اٹھتا بیٹھتا، سوتا جاگتا ہے۔

☆ آداب شرع سے ناواقف شخص پیری کے لائق نہیں۔ ایسے غافل جاہل شخص سے مرید ہونا ہرگز جائز نہیں۔

☆ پیر کا منصب ہدایت ورہبری ہے نہ کہ ضلالت وگمرہی۔

☆ اچھے پیر سے مرید ہونے میں بہت فائدے ہیں اور وہ دنیا وآخرت میں کارآمد ہوتے ہیں۔

☆ محبوبان خدا ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس عقیدت وارادت سے بیٹھنے والا بدبخت نہیں ہوتا۔

☆ ولی اللہ بننے کے لئے ضروری ہے تقوی وطہارت کی راہ اختیار کرے، اپنا قول وفعل، چال چلن شریعت کے مطابق کرے، بری باتوں سے دور رہے، ☆ خواہشات نفسانی سے الگ ہوجائے۔

☆ جو حق پر ہو اس کا ساتھ دیں، مرید ہو یا نہ ہو دونوں سے اچھا سلوک کریں۔

☆ اچھوں کے ساتھ رہیں، بروں سے دور رہیں، گناہ کے کام پر کسی کا ساتھ نہ دیں۔

☆ ہم لوگ بزرگوں کو ماننے والے ہیں کھاتے ہیں، پیتے ہیں بزرگوں کے طفیل، اپنا کہاں، ان سے عقیدت ومحبت رکھنی چاہئے، سرکار سے محبت ہو، سرکار کو جو مانے ان سے محبت، ذات (والا) مانتا ہو تو اس سے محبت ہو، نہیں مانتا ہو تو نہیں محبت۔

☆ ہر جلسے میں مت جاؤ، ہر بڑے کے پاس مت جاؤ، جو حق کی جماعت ہے سچی جماعت ہے، جس کے بارے میں قرآن نے کہا ''کونوا مع الصدقین'' سچوں کے ساتھ رہو اور سچی جماعت تلاش کرو اور وہ جماعت اہل سنت ہے۔

☆ جو رسول اللہ ﷺ کے راستے سے ہٹ گئے ان کے ساتھ بیٹھو نہیں۔

☆ وہ ہمارا نہیں ہے جو رسول اللہ کا نہیں ہے۔

☆ بروں کی صحبت اور اس سے بدتر ہے گمراہوں کی صحبت۔

☆ اس بات کا یقین رکھیں کہ غوث پاک کے مرید کا خاتمہ ایمان پر ہوگا (ان شاء اللہ)، غوث پاک نے اس بات کی گارنٹی لی ہے۔

☆ بزرگ لوگ (اللہ والے) ہم کو بہت زیادہ بچاتے ہیں۔

☆ صحابہ تابعین، ائمہ مجتہدین وعلمائے صالحین وفقہائے مکرمین کی اطاعت وپیروی امام اعظم وغوث اعظم کی اطاعت وپیروی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین دراصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی اطاعت وپیروی ہے۔

ارشادات شیر نیپال میں حقوق مسلم کا ذکر:

☆ میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ چلنا نفل نماز سے افضل ہے۔

☆ جنازہ کی شرکت شرع شریف کو محبوب ومقبول ہے، مسلمان بھائی کے حقوق کی ادائیگی ہے، شمولیت میں جنت کی بشارت ہے، خدائے عزوجل مجدہ اور رسول خدا ﷺ کی خوشنودی ہے۔

☆ بڑوں کو وقعت کی نظر سے نہ دیکھنا اپنے ہی کو سمجھنا یہ دلیل نا سمجھی کی ہے۔
☆ بڑے کو بڑا سمجھے گا تب بڑا بنے گا۔
☆ جو بڑوں کی بڑائی کو مانا اللہ نے اس کو اونچائی تک پہنچا دیا۔
☆ کسی مرد مومن کی تحقیر و تذلیل اس کی ایذا رسانی ہے، اس پر شریعت میں عذاب الیم کی وعید شدید ہے۔
☆ جن لوگوں کے سامنے کسی مسلمان کو ذلیل کیا گیا اور وہ لوگ خاموش رہے اور ذلیل کرنے والے کو باوصف قدرت ذلیل کرنے سے باز نہیں رکھا تو ان لوگوں پر بھی عذاب وعقاب کا وعدہ ہے۔
☆ شیطان کو دکھ دینے میں ثواب ہے اور انسان کو سکھ دینے میں ثواب ہے۔
☆ بال بچوں کو کھلانا فرض ہے۔
☆ اللہ خوش ہوتا ہے ماں باپ کے خوش ہونے سے۔
☆ ماں باپ کے پاؤں تلے جنت ہے۔
☆ اللہ ناراض ہوتا ہے ماں باپ کے ناراض ہونے سے۔
☆ ماں باپ کو محبت سے دیکھئے تو ثواب ہوتا ہے۔ قرآن کو دیکھئے محبت سے تو بھی ثواب ہوتا ہے۔
☆ ماں باپ سے محبت کریں، ان کی خدمت کریں، ان کو دکھ کی بات نہ کہیں، ان کے پاؤں کے نیچے جنت جانیں، ان سے نہ الجھیں، غلطی کی معافی مانگیں۔

ارشادات شیر نیپال میں توبہ کی اہمیت:

☆ توبہ ہو تو سچے دل سے ہو، مکاری ریاکاری سے نہ ہو۔
☆ توبہ کے بعد کردار گفتار کے مطابق ہو جائے۔
☆ ایک سادہ دل، راست گو سے اگر کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ توبہ کر لے تو اس کے صدق پر جلد مطمئن ہو جائیں۔ اور دروغ گو مکار کی توبہ پر اعتبار نہ کریں اگرچہ ہزار مجمع میں

تائب ہوا ہو۔

☆ جو انسان جرم سے توبہ کر لیتا ہے وہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔

☆ توبہ تو سارے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور توبہ کی توفیق تو سعادت مند کو ہی حاصل ہوتی ہے، شقاوت والے توبہ سے محروم رہتے ہیں۔

☆ توبہ ایسی نہ ہو کہ بت پرستی سے توبہ کرے اور جنیو پہنے رہے، عیسائیت سے توبہ کرے اور گرجا گھر جاتا رہے، دیوبندیت سے توبہ کرے اور اس کی ٹوپی سر پر رہے۔ وہابیت سے توبہ کرے اور نجد کا لباس زیب تن رہے، پھلوارویت سے توبہ کرے اور اس کا انگرکھا نہ اترے اور جس سے توبہ کیا ہے اسی کو فروغ دینے کی کوشش کرتا رہے۔ (ایسی توبہ کا کوئی اعتبار نہیں ہے)

☆ توبہ کرنے والے پر یہ بھی ضروری ہے کہ جس گناہ میں وہ مبتلا ہو اس خاص گناہ سے توبہ کرے۔

داڑھی کی اہمیت ارشادات شیر نیپال کی روشنی میں:

☆ داڑھیاں لمبی رکھنی اور مونچھیں پست کرنی واجب ولازم ہے۔

☆ مسلمان کا خود اپنے منہ کے ساتھ مثلہ کرنا اور داڑھی مونڈا کر عورتوں کی مشابہت اختیار کرنی حرام حرام اور اشد حرام موجب لعنت ہے۔

☆ جو فرائض وواجبات ہیں، سنن ومستحبات ہیں ان کو ادا کریں، جن کا شریعت نے مکلف نہ کیا ان کے پیچھے مت پڑیں، ورنہ نقصان اٹھائیں گے۔

☆ داڑھی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی سنت دائمہ اور اسلام کے شعائر سے ہے۔

☆ داڑھی ایک مشت سے نیچی رکھنی بحکم احادیث صحیحہ وارشادات ائمہ واجب ولازم اور اس کا تارک فاسق وآثم۔

☆ داڑھی کا مونڈنا اور ایک مشت سے کم کرنا حرام وگناہ اور اس کی عادت کھلا فسق ہے۔

شریعت اور اس کے تقاضے ارشادات شیر نیپال کی روشنی میں:

☆ شریعت، شریعت ہے، قانون الٰہی ہے، ہم اس کے مامور ہیں، اس کی بجا آوری میں دونوں جہاں میں ہمارا فائدہ ہے۔ ہم سب کو ذوق وشوق، دلچسپی اور لگن کے ساتھ اس کا عامل بننا چاہئے۔

☆ تکلفات بیجا سے مسلمان دور ہو جائیں صرف حدود شرعیہ میں رہ کر دعوت ولیمہ کریں۔

☆ ہم کو شریعت سے محبت ہے طبیعت سے نہیں، شریعت جو کہے وہ کرو اور طبیعت جو کہے نہ کرو۔

☆ ہماری شریعت میں سب کا الگ الگ درجہ ہے۔ پاؤں کو جوتا چاہئے اور سر کو ٹوپی، عمامہ چاہئے۔ سر اونچا ہے تو اس کی چاہت اونچی اور پیر نیچا ہے تو اس کی چاہت نیچی۔

☆ شریعت پر نہیں ہے تو ہٹ جاؤ برادری نہ دیکھو۔

☆ سب میں شریعت پہلے، طبیعت کو منالیں شریعت کے مطابق۔

☆ حق کا ساتھ حق والے ہی دیتے ہیں، غلط کا ساتھ غلط والے ہی دیتے ہیں۔

☆ جس کو خدا توفیق دیتا ہے وہی قران واحادیث کو سینے سے لگا تا ہے۔

☆ شریعت کی بات پر عامل ہو اور دل سے ہو۔

دوسرا باب

کرامات حضور شیر نیپال

کرامت کا ثبوت:

ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "الکرامات جمع کرامة وهی اسم من الاکرام والتکریم وهی فعل خارق للعادة غیر مقرون بالتحدی وقد اعترف بها اهل السنة وانکرها المعتزلة واحتج اهل السنة بحدوث الحبل لمریم من غیر فحل وحصول الرزق عندها من غیر سبب ظاهر وایضاً ففی قصة اصحاب الکهف فی الغار ثلثمائة سنة وازید فی النوم احیاء من غیر آفة دلیل ظاهر وکذا فی احضار آصف بن برخیا عرش بلقیس قبل ارتداد الطرف حجة واضحة۔" مفہوم اوپر مذکور ہوا۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 11، صفحہ 88، مطبوعہ کوئٹہ)

ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت کا مفہوم وہی ہے جو مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ نے مراۃ المناجیح میں تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

کرامات جمع ہے کرامت کی بمعنی تعظیم واحترام۔ اصطلاحِ شریعت میں کرامت وہ عجیب وغریب چیز ہے، جو ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہو۔ حق یہ ہے کہ جو چیز نبی کا معجزہ بن سکتی ہے، وہ ولی کی کرامت بھی بن سکتی ہے، سوا اُس معجزہ کے جو دلیلِ نبوت ہو۔ جیسے وحی اور آیاتِ قرآنیہ۔ معتزلہ کرامات کا انکار کرتے ہیں، اہل سنت کے نزدیک کرامت حق ہے۔ آصف بن برخیا کا پلک جھپکنے سے پہلے تختِ بلقیس کو یمن سے شام میں لے آنا، حضرت مریم کا بغیر خاوند حاملہ ہونا اور غیبی رزق کھانا، اصحاب کہف کا بے کھانا، پانی صد ہا سال تک زندہ رہنا کراماتِ اولیاء ہیں، جو قرآن مجید سے ثابت ہیں۔ حضور غوث پاک کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں۔"
(مراۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 268، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ)

علامہ نسفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "کرامات الاولیاء حق فتظهر الكرامة على طريق نقض العادة للولي من قطع مسافة البعيدة في المدة القليلة"

ترجمہ: اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں، پس ولی کی کرامت خلافِ عادت سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ مسافتِ بعیدہ کو مدتِ قلیلہ میں طے کرلے۔"

امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کراماتِ اولیاء کا انکار گمراہی ہے۔
(فتاویٰ رضویہ، جلد 14، صفحہ 324، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "کرامتِ اولیا حق ہے، اس کا منکر گمراہ ہے۔ مردہ زندہ کرنا، مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کرجانا، غرض تمام خوارقِ عادات (خلافِ عادات کام) اولیاء سے ممکن ہیں، سوا اُس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہوچکی ہے۔ جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا، اس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے، کافر ہے۔
(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 268، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

اس تمہید کے بعد میں عرض کرنا چاہوں گا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کو ولایت وروحانیت کے مقام سے نوازا تھا اور یہی وجہ ہے کہ آپ صاحب کشف وکرامات ولی کامل اور مسلمانوں کے روحانی پیشوا تھے۔ آپ کی کرامات میں سے چند ایک کا ذکر کرتے سے قبل آپ کی روحانیت ونورانیت کو ملاحظہ کرتے چلیں۔

آپ کے شاگرد حضرت مولانا محمد عرفان رضا برکاتی کا بیان ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ایک بار میں حضور شیر نیپال رحمہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ سفر میں تھا رات سہانی تھی بنارس کا اسٹیشن تھا، ہوا ہلکی ہلکی چل رہی تھی اور محدثِ اعظم نیپال، محبوب نظر مارہرہ شریف میری گود میں سر رکھ کر آرام فرمارہے تھے۔ ٹرین ابھی ایک دو گھنٹے لیٹ تھی، رات اپنی منزل طے کررہی تھی کہ اتنے میں ایک خوبرو اور نورانی شخص کو دیکھا وہ ہمارے پاس آکر چاروں طرف چکر لگانے لگا، مجھے ڈر سا محسوس ہونے لگا میں نے کہا یا اللہ یہ کون شخص ہے؟! اتنے میں وہ چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد

پھر آ گئے اور مجھ سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے ان کو جانتے ہو؟ میں نے کہا جی یہ میرے پیرو مرشد ہیں۔آپ نے مسکرا کر فرمایا یہ ولی کے ساتھ ساتھ قطبیت کی منزل پر بھی فائز ہیں۔اتنی بات کہہ کر وہ نامعلوم بزرگ چلے گئے۔اتنے میں ٹرین آ گئی اور اپنے مخدوم و مربی کا سامان اٹھایا اور ٹرین میں بیٹھنے کے لئے چل پڑا۔حضرت آگے آگے چل رہے تھے اور میں پیچھے پیچھے۔ٹرین میں سوار ہوکر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا،تھوڑی دیر کے بعد میں نے پیرومرشد سے عرض کیا حضور!جب آپ آرام فرما رہے تھے ایک شخص آیا اور آپ کے بارے میں ایسا ایسا کہا، میں ان کو جانتا تک نہیں تھا اور نہ اس سے قبل انہیں دیکھا تھا،چہرہ نورانی تھا،پیشانی پر چمک تھی،اس اجنبی کی بات سے مجھے بڑی حیرانی ہوئی اور اسی وقت سے بیتاب ہوں کہ اس واقعہ کا ذکر آپ سے کروں حقیقت سے آگاہی حاصل کر کے اپنے قلب کو پرسکون کرسکوں ؟میری بات سننے کے بعد آپ نے مسکرا کے فرمایا اللہ والوں کی بات ہی نرالی ہوتی ہے۔گویا آپ نے اپنے نور فراست سے جان لیا کہ جو بزرگ یہ بشارت دے گئے ہیں وہ کوئی معمولی نہیں بلکہ اللہ والے تھے،ولایت و روحانیت کے مقام پر فائز خدا ترس ولی اللہ تھے اور ولی را ولی می شناسد کے مطابق ایک روحانی پیشوا اور اللہ تعالیٰ کے ولی کی نشاندہی کر کے چلے گئے۔

اسی طرح جب حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ دوسری بار بغداد شریف بارگاہ غوثیت مآب میں حاضری کے لئے پہنچے اور مزار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متصل مسجد میں نماز ادا فرما رہے تھے تو اس وقت وہاں کے ایک جید عالم دین دور کھڑے ہوکر آپ کو بغور دیکھ رہے تھے اور جب تک آپ نماز میں مشغول رہے وہ عالم ربانی آپ کو دیکھ رہے تھے۔جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی خدمت میں آئے اور آپ کے قدموں اور ہاتھوں کا بوسہ دیا۔جنھیں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔اس وقت حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے خلیفہ و برادرزادہ حضرت مولانا محمد عارف رضا برکاتی ازہری بھی موجود تھے جو یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر رہے تھے،انہوں نے بغداد شریف کے اس عالم ربانی سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جس وقت یہ بزرگ یعنی حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نماز ادا کر رہے تھے اس وقت ان کی پیشانی سے نور کی شعاعیں پھوٹ رہی تھیں اور

میں نے آسمان سے ان پر نور برستے اپنی آنکھوں سے دیکھا اس لئے میں نے ان کے قدموں اور ہاتھوں کو بوسہ دیا ہے۔

بارش بند ہوگئی:

غالبا ۲۰۰۰ء کی بات ہے کہ جنکپور میں نیپال ٹینٹ والے انیس احمد کے والد کا انتقال ہو گیا جو حضور شیر نیپال کے بڑے عاشق اور معتقد تھے، بارش کا موسم تھا، جس دن ان کا انتقال ہوا بارش خوب زور وشور سے ہونے لگی جس کی وجہ سے تدفین میں تاخیر ہونے لگی اور اہل خانہ بیحد پریشان تھے۔ جناب انیس احمد اور دوسرے حضرات حضور شیر نیپال کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی حضور بارش خوب ہورہی ہے رکنے کا انتظار کب سے ہورہا ہے مگر رک نہیں رہی ہے کیا کیا جائے؟ آپ نے اپنے زبان حق بیان کو جنبش دی اور فرمایا جائے تدفین کی تیاری کی جائے، قبر کھودی جائے انشاء اللہ بارش رک جائے گی۔ جیسے ہی آپ کی زبان مبارک سے یہ جملہ نکلا فورا چند منٹ کے بعد بارش بند ہوگئی۔ فورا تیاری شروع ہوگئی اور پورے شان بان کے ساتھ جنازہ صلاۃ وسلام گنبد خضریٰ کے مکیں کی بارگاہ عالیہ میں پیش کرتے ہوئے جنازہ قبرستان لے جایا گیا اور جنازہ کی نماز خود آپ نے پڑھائی۔ یہ منظر دیکھ کر اہل خانہ اور تمامی حضرات بہت ہی مسرور ہوئے۔

اولاد عطا ہوئی:

روضہ شریف میں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کا ایک معتقد تھا جس کا نام بدری تھا، ان کے یہاں برسوں سے اولاد نہیں ہوئی، اولاد کی کلکاریاں سننے کے لئے ایک مدت سے دونوں میاں بیوی اور تمام رشتہ دار بے چین و بے تاب تھے، بہت لوگوں سے دیکھایا گیا، ڈاکٹروں سے علاج بھی کرایا گیا مگر پھر بھی ان کی امیدوں کے چمن میں کوئی غنچہ نہیں کھلا تو ایک بار حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اپنی آرزو کا اظہار کیا۔ آپ نے اس کے لئے دعا کردی اور فرمایا جائے اللہ پر بھروسہ رکھئے اللہ ضرور آپ کو اولاد سے نوازے گا۔ وقت کے

ولی مستجاب الدعوات کی بارگاہ سے ان کی دعاؤں کی جھرمٹ میں اپنے گھر کو روانہ ہو گئے، خوشی سے ان کا دل جھوم رہا تھا اور آپ کی دعا کی قبولیت پر اتنا یقین اور اعتماد تھا کہ ان کے بدن کا ایک ایک انگ سے صدا ان کے کانوں میں گونج رہی تھی کہ اب کی بار مایوسی نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس مرد حق شناس کے دعا کے طفیل ضرور اولاد عطا فرمائے گا۔ کچھ دنوں کے بعد جناب بدری صاحب کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی کہ جب ان کی بیوی کے بطن میں حمل ظاہر ہوا۔ جب مدت حمل مکمل ہوئی یعنی ولادت کے ایام قریب ہوئے اور وہ دن اللہ قادر و قیوم نے انہیں دیکھایا کہ جب ان کے گلشن حیات میں بیٹے کی شکل میں ایک خوبصورت پھول کھلا، جس کی خوشبو سے ان کی روح و تن مہک اٹھا اور احباب و اقارب نے انہیں مبارک بادی دی۔

بیٹی پیدا ہوئی:

جناب صدر فقیر محمد لہان عیدگاہ محلہ ۵ کا منجھلا بیٹا محمد اسرائیل صدیقی برکاتی جو حضور شیر نیپال کے بڑے معتقد اور سچے مرید ہیں شادی کے ۱۸ سال ہو گئے مگر ان کے یہاں اب تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اب اولاد پیدا نہیں ہوگی تو اپنے چھوٹے بھائی کو گود لیا اور اسی کی پرورش کرنے لگے اور اسی کو اپنی اولاد تصور کرنے لگے۔ تاکہ اسے ہی دیکھ کر دونوں میاں بیوی کی آنکھوں کو سرور و ٹھنڈک میسر ہو۔ مگر قسمت دیکھئے کہ ایک بار حضور شیر نیپال کی آمد لہان کی سرزمین پر ہوئی لوگ آپ کی خدمت جوق در جوق ملاقات و دیدار کے لئے آنے لگے، دعا کے لئے درخواست پیش کرنے لگے، پانی اور تیل پر دم کروانے لگے۔ جناب اسرائیل صدیقی بھی حضور شیر نیپال کی بارگاہ میں زیارت کے لئے حاضر ہوئے، انہوں نے اپنی زبان سے کچھ بھی نہیں کہا بس خاموش حضور شیر نیپال کی زیارت اشک بار آنکھوں سے کرر ہے ہیں اور دل ہی دل میں دعا بھی کرر ہے رہیں کہ اے اللہ اس نورانی چہرے والے بزرگ، اپنے ولی کی زیارت و برکت کے طفیل مجھے اولاد عطا فرما۔ اسی مقصد اور امید سے وہ ٹکٹکی باندھے حضور شیر نیپال کی طرف دیکھے جار ہے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

جس محبوب بندہ اور ولی کامل کا وسیلہ پیش کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے اس محبوب بارگاہ ولی وقت کے وسیلے کی لاج رکھی اور انہیں ایک صحت مند بیٹی اٹھارہ سال بعد عطا فرمائی۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے ہیں کہ اتنی طویل مدت کے بعد جس کے گھر میں اولاد پیدا ہو اس کی خوشی کا عالم کیا ہوگا۔ جب سے ان کی اہلیہ کے پیٹ میں بیٹی آئی تب سے ہی وہ خوشیوں کا اظہار کرنے لگے، نام کا انتخاب، علماء سے حمل کی حفاظت کے لئے دعا کی درخواست، اہلیہ کی صحت کا خیال، ڈاکٹروں سے رابطے خوبصورت پروگرام کی ذہنی ترتیب یہ سب ولادت سے قبل ہی انجام دینے لگے۔ اور جب ولادت ہوگئی تو دونوں میاں بیوی، ساتھ سسرال والے، گھر والے اور بھائی بہنوں سب کو اس قدر خوشی ہوئی جسے تحریر میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔

ولادت کے وقت حضور شیر نیپال باہر تشریف لے گئے تھے جب تک آپ نے تاریخ دی نہیں کسی طرح کا پروگرام نہیں کیا، حتی کہ فاتحہ کے علاوہ دوست واحباب کو بھی مٹھائی نہیں کھلائی جبکہ سبھی لوگ تقاضا کر رہے تھے کہ پارٹی ہونی چاہئے۔ مگر سب کو یہی جواب دیتے جاتے کہ جب تک حضور شیر نیپال میلاد کی تاریخ دے نہیں دیتے ہیں کسی کو کچھ نہیں کھلایا جائے گا۔ کیونکہ انہیں کی یہ کرامت ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھے بیٹی جیسی نعمت عطا فرمائی۔ حضرت کی جب تاریخ مل گئی تو آناً فاناً پوسٹر چھپایا گیا، خطباء وشعراء کو دعوت دی گئی پورے محلہ کی دعوت کی گئی اور ایک عظیم جلسہ ہی بنام ''رحمت خدا کانفرنس'' کردیا جس میں اتنے لوگ سننے کے لئے اور آپ کی زیارت کے لئے ٹوٹ پڑے کہ جس کی امید بھی نہیں تھی اور پنڈال کھچا کھچ سامعین، حاضرین سے بھرا ہوا تھا، لوگ روڈ پر کھڑے یا بیٹھے جلسہ سن رہے تھے۔ تمام آنے والوں کے لئے کھانے کا انتظام رکھا گیا تھا۔ اب جناب اسرائیل صاحب حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی عقیدت ومحبت میں اس قدر مگن ہیں کہ ان کے نام جس چیز کا سوال کرلیا جاتا ہے بلا پس وپیش کئے وہ آپ کے نام پر دے دیتے ہیں۔

شفا مل گئی:

خلیفہ حضور شیر نیپال، حضرت علامہ مفتی محمد عبدالسلام امجدی برکاتی کا بیان ہے کہ

۹/اپریل ۲۰۱۵ء شب جمعہ تقریبا سات ماہ پر ہی قرۃ العین عزیزم محمد معین عرف دلشاد سلمہ ربہ کی ولادت آدرش کلینک جنک پور میں ہوئی، بوقت ولادت اس کا وزن تقریبا ایک کلو ہی تھا یعنی دو سو گرام کم تھے۔ ڈاکٹر نے فوراً انچل اسپتال ریفر کردیا، جہاں کوئی انتظام صحیح تھا نہ کوئی سہولت۔ ڈاکٹر نے جواب دیدیا، انفیکشن بھی بہت زیادہ ہوگیا تھا، اس کی صحت و وزن دیکھنے کے بعد کسی کو یقین ہی نہیں آتا تھا کہ یہ بچہ بچ پائے گا۔ اسی لئے گھر کے افراد علاج کرانے میں بھی پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ جسے بچنے کی امید نہیں اس کے علاج میں پیسہ خرچ کرنا روپے ضائع کرنا ہے۔ مگر انہوں نے ہمت نہیں ہاری، اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے علاج جاری رکھنے کا پورا تہیہ کرلیا۔ ایمبولینس سے رات ہی رات دھران لے گئے، وہاں آئی سی یو (i.c.u.) میں کوئی بیڈ خالی نہیں تھا جس کی وجہ سے بارہ گھنٹے لگ گئے اور اس دوران مزید انفیکشن ہوگیا۔ ادھر ادھر فون کر کے سورش لگا کر براٹ نگر نیوگرین ہاسپیٹل کے انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا تو وہاں بیڈ خالی تھا شام تک وہاں پہنچ گئے۔ ایڈمٹ کرلیا گیا صبح ڈاکٹر نے آپ کو بلا کر کہا مریض کی حالت بہت خراب ہے، وزن بھی بہت کم ہے، دودھ بھی نہیں پی رہا ہے، پیلیا اور شوگر کا حملہ ہے، اس کے بچنے کی امید نہیں ہے کل آپ لوگ گھر جانے کی تیاری کرلیجئے۔ یہ خبر سن کر آپ کے ہوش و حواس اڑ گئے، کلیجہ دہل گیا اور آبدیدہ ہوگئے۔ صبر کرتے مگر پیمانہ صبر لبریز ہوجاتا اور دل پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا، پھر ضبط سے کام لیتے ہوئے یہ خبر انہوں نے اپنی اہلیہ کو نہیں سنائی۔ انہیں کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں؟ اخیر میں پیر و مرشد حضور شیر نیپال قدس سرہ کے وسیلہ سے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی اور فون پر حضور شیر نیپال سے گفتگو بھی کی، آپ نے فرمایا صبر کیجئے انشاء اللہ آپ کا بچہ شفایاب ہوگا اور اس کی جان سلامت رہے گی۔

جیسے ہی حضور شیر نیپال نے آپ کے صاحبزادے کے لئے دعا کردی اب آپ کے دل کو قرار آیا، مرجھایا چہرہ شگفتہ ہوا، جامع مسجد جا کر دوگانہ ادا کی اور سجدے میں سر رکھ کر رو رو کر دعائیں کیں پیر و مرشد کا وسیلہ اور غوث اعظم اور خواجہ غریب نواز کا وسیلہ پیش کر کے دعائیں کی۔ ڈاکٹر کے پاس گئے اور کہا کہ آپ لوگ اپنا علاج جاری رکھئے انشاء اللہ میرے بیٹے کو کچھ نہیں ہوگا اور وہ انشاء اللہ ضرور شفایاب ہوگا۔ ڈاکٹر غیر مسلم تو ضرور تھا مگر آپ کے عزم

وصبر اور توکل علی اللہ کو دیکھنے کے بعد کہنے لگا کہ اب آپ اللہ پاک سے دعا کریئے ہم اپنا علاج جاری رکھتے ہیں۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ الحمدللہ دن بہ دن اس کی صحت میں کافی تبدیلی آئی اور وزن بھی بڑھتا گیا اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تیرہ دن کے بعد ڈسچارج کے بعد اسے گھر بصحت و عافیت لے آیا گیا۔ تعجب کی بات ہے کہ اسی دوران ۲۰، ۲۱ اپریل کو جلسہ برکات النبی بھی ہونے والی تھی جس میں حاضری کی آرزو تھی اور حضرت کا ارادہ بھی یہی تھا کہ آپ ہر حال میں شریک ہوں۔ مگر اسپتال میں اس وقت آپ کے سوا کوئی اور نہیں تھا جو بچہ کو دیکھ بھال کرتا یا دوا وغیرہ لا کر دے دیتا۔ آپ نے حضور سے عرض کی حضور! آپ کی دعاؤں کے حوالے کر کے میں جلسہ میں شریک ہو رہا ہوں بس آپ اس کے لئے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا آپ آجائے کچھ نہیں ہوگا آپ کا بچہ بالکل محفوظ رہے گا۔ ۲۰/اپریل کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ عریضہ پیش کر کے لہنہ کے لئے پابہ رکاب ہو گئے۔

آنے دو یا ڈوبو دو اب تو تمہاری جانب کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

جلسہ کے بعد جب آپ اسپتال پہنچے تو ڈاکٹر، تمام اسٹاف و نرس اور جتنے مریضوں کے گارجین تھے سب تعجب کر رہے تھے کہ آپ بچہ کو اس حالت میں چھوڑ کر کیسے چلے گئے؟ آپ ہر ایک کو یہی جواب دیتے کہ پیر و مرشد اور اپنے روحانی گرو کی دعاؤں کے سہارے چھوڑ کر گیا تھا اور میں بالکل فکر مند نہیں تھا۔

کھانے میں برکت:

شہر لہان جہاں حضور شیر نیپال دامت برکاتہم القدسیہ کے چاہنے ماننے والوں کی کثرت ہے، آپ کے مریدین ومحبین کی بڑی تعداد ہے، جہاں تین دار العلوم آپ کی سرپرستی میں چل رہے ہیں، اسی شہر میں ایک محلہ بنام عیدگاہ محلہ آباد ہے، جہاں دار العلوم برکاتیہ مدینۃ العلوم اپنے علمی فیضان سے طالبان علوم نبویہ کو زیور علم سے آراستہ کیا جاتا ہے، اسی دار العوم کے خزانچی جناب محمد اظہار الحق عرف منا پان پسل کے یہاں بیٹی کی شادی تھی، نکاح خوانی کے

لئے حضور شیر نیپال کو دعوت دی گئی تھی کہ اگر حضور آکر ایجاب وقبول اپنی زبان مبارک سے کروادیں گے تو انشاء اللہ میری بیٹی کی زندگی خوشیوں سے ہمیشہ بھری رہے گی۔ آپ نے ان کی دعوت قبول کرلی۔ بارات میں سوآدمی کے آنے کی بات طے پائی تھی اور اسی حساب سے کھانا بھی بنوایا گیا تھا۔ مگر صاحب خانہ کے لئے پریشانی اس وقت بڑھ گئی جب بارات میں سو کے بجائے دوسو سے زیادہ آدمی آگئے۔ اب خدشہ ہوگیا کہ آج ان کی عزت کا جنازہ نکل جائے گا، اسی پریشانی میں تھے کہ حضور شیر نیپال تشریف لے آئے فرمایا کیا بات ہے پریشان کیوں ہو؟ بات کیا ہے؟ عرض کی حضور سو باراتی کے کھانے کا انتظام کیا ہے، دس بیس زیادہ ہوجاتے کوئی بات نہیں تھی مگر یہاں تو دوسو سے زیادہ باراتی ہیں اسی کھانے میں سب کو کیسے کھلا یا جائے گا بے عزتی اور رسوائی ہوگی۔ اب واپس کرنا بھی کسی اعتبار سے صحیح نہیں۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں جب تک میں اجازت نہ دوں کھانا کسی کو کھلانا نہیں۔ کھانا تیار ہوجائے تو مجھے بلا لینا۔ جب کھانا تیار ہوگیا تو آپ کھانے کی دیگ کے پاس تشریف لائے کچھ پڑھا اور ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔ آپ کی دعا کی برکت کہئے کہ سوآدمی کا کھانا تمام باراتیوں کے لئے کافی ہوگیا اور پارس دینے کے بعد بھی بہت سارا کھانا بچ گیا۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ دیکھتے ہی مسکرانے لگے اور فرمایا کھانا کم تو نہیں پڑا؟ عرض کی حضور! یہ آپ کی کرامت ہے کہ سب کے کھانے کے بعد بھی بہت کھانا بچ گیا۔

دل کی بات:

حضرت علامہ مفتی رحمت اللہ صاحب لوکہاوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد حسین ابوالحقانی، حافظ عابد حسین اور میں تینوں آدمی لہنہ حضرت سے ملاقات کے لئے گئے رات کو پہنچے، حضرت سے ملاقات ہوئی اور ہم لوگ قیام گاہ پر کھانا کھانے کے بعد چلے گئے ، ارادہ تھا کہ جب آگئے ہیں تو خانقاہ بھی دیکھ لیا جائے۔ مگر رات کی تاریکی کے سبب دیکھ نہیں پایا، صرف باہر کا ایک حصہ ہی دیکھا وہ بھی صحیح سے نہیں۔ اس لئے رات میں طے کرلیا کہ صبح ٹھیک سے دیکھا جائے گا۔ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد حضور شیر نیپال نے چائے کے لئے کسی کو

بھیجا ہم لوگوں نے کہاں آرہے ہیں۔ ارادہ وہی تھا کہ پہلے خانقاہ کو دیکھ لیا جائے۔ پھر حضرت نے اپنے بھائی کو بھیجا ہم لوگ آئے تو حضرت نے فرمایا کہ چلئے پہلے خانقاہ کو دیکھ لیا جائے اس کے بعد چائے ہوگی۔ اللہ اکبر یہ دیکھ کر ہم لوگ حیرت زدہ رہ گئے کہ حضرت کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم لوگوں کا ارادہ پہلے خانقاہ دیکھنے کا ہے۔ یقیناً آپ صاحب کشف ولی اللہ ہیں جنہوں نے کشف کے ذریعہ جان لیا کہ ہم لوگوں کا ارادہ ہی یہی ہے کہ خانقاہ کو پہلے دیکھا جائے۔

دل کی بات مرشد کی زبان پر:

خلیفہ حضور شیر نیپال حضرت مولانا محمد حسین ابوالحقانی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے مولانا محمد تحسین رضا مصباحی برکاتی ایک بار حضرت سے ملاقات اور بغرض بیعت جنکپور حضور شیر نیپال کی بارگاہ میں گئے، جیسے ہی حضرت کے حجرے میں گئے پہلے سلام و دست بوسی کا شرف حاصل کئے، ابھی ٹھیک سے بیٹھے بھی نہیں تھے حضرت نے صفحات دل کا مطالعہ کرتے ہوئے فرمایا ''آپ مرید ہونے کے لئے آئے ہیں؟'' یہ سن کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ میں نے تو کسی کو نہیں بتایا تھا کہ میری حضرت کی بارگاہ حاضری کا مقصد بیعت و مرید ہونا ہے۔ حضرت کی زبان سے انہوں نے اپنے دل کی بات اور آنے کا مقصد جب سنا تو کہا جی حضور اسی غرض سے آیا ہوں۔ اس وقت مولانا محمد انصار صاحب جنکپوری بھی وہاں پر موجود تھے۔ مولانا تحسین کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا کہ حضرت نے کشف کے ذریعہ جان لیا کہ میری حاضری کا مقصد کیا ہے۔ اور میری عقیدت اس واقعہ کے بعد اور بڑھ گئی اور میں اس بات کا قائل ہو گیا کہ یقینا آپ صاحب کشف و کرامت ولی اللہ ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ بارہا میں نے دیکھا کہ جو بات آپ نے کہہ دی وہ ہو کر رہی۔ مولانا تحسین رضا کے دل کی بات سے آگاہ ہو جانا، ان کے باطن کا مطالعہ کر لینا یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ یقینا حضور شیر نیپال اللہ کے ولی ہیں۔ کیونکہ باطنی اسرار کا علم یہ اللہ کے ولیوں کا خاصہ ہے۔ حضرت علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم الباطن سر من سر الله عز وجل و حکم من حکم الله یقذفه فی قلوب من یشاء من اولیاء ہ. (مسند الفردوس ج ۳ ص ۴۲)

درد سے راحت:

ایک بار حضور شیر نیپال دامت برکاتہم القدسیہ اودے پور راجستھان کسی دینی محفل میں تشریف لے گئے۔ جب وہاں کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ حضور شیر نیپال جو اس وقت اللہ کے زندہ ولی ہیں اور جن کی عظمت ورفعت اور علمی شان وشوکت کا چرچا چار دانگ عالم میں ہے تو جوق در جوق آپ سے ملاقات وزیارت اور دعائیں لینے کے لئے آنے لگے۔ لوگوں کا ازدحام ہوگیا۔ لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہور ہے ہیں، دعاؤں کی درخواست آپ سے کرر ہے ہیں اور آپ ہر ایک کے لئے دعائیں کرر ہے ہیں۔

ایک عورت جو درد وکرب میں مبتلا تھی وہ بھی آپ کا نام سن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئی، جس کے ہاتھ میں ایسی بیماری برسوں سے تھی کہ جس کا علاج بہتیرے ڈاکٹروں اور طبیبوں سے کروا کر تھک چکی تھی۔ بہت سارے پیسے بھی اس نے خرچ کئے مگر کہیں سے شفا نہ ملی۔ جب اس نے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کا چہرہ مبارک دیکھا تو دیکھتے ہی اسے یقین کامل ہوگیا کہ جس بیماری کو لے کر میں اس قدر پریشان تھی اور ہر ڈاکٹر کو دیکھا کر تھک گئی اس کا علاج اسی اللہ والے کے در سے ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اللہ والے کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا۔

چنانچہ اس عورت نے آپ کی خدمت میں اپنا پورا قصہ کہہ سنایا اور عرض کی کہ حضور اب آپ میری شفا کے لئے دعا کردیں آپ دعا کردیں گے تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا سے مجھے شفا کی دولت نصیب فرمادے۔ حضور شیر نیپال نے فرمایا کیا ہورہا ہے؟ اس نے عرض کیا حضور! میرا بایاں ہاتھ مفلوج ہوگیا ہے اوپر اٹھاتی ہوں اس میں طاقت نہیں ہے اس لئے یہ ہاتھ اوپر اٹھ نہیں پاتا ہے۔ کافی علاج کروایا مگر کوئی فائیدہ نہیں ہوا۔ حضرت نے فرمایا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھو، اس نے رکھا حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے کچھ پڑھا اور دور ہی سے دم کردیا۔ اس کے بعد فرمایا اب ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔ اب جو اس خاتون نے ہاتھ اوپر اٹھایا ہے تو ہاتھ بالکل شفایاب ہو چکا ہے، ہاتھ میں حرکت پیدا ہوگئی اور نئی جان اور پہلے سے زیادہ قوت وتوانائی بھی۔ اس نے عرض کیا حضور ٹھیک ہوگیا۔ آپ نے فرمایا پورے ہاتھ اٹھاؤ۔

جب اس نے اٹھایا تو اس کا پورا ہاتھ سر سے اوپر اٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کوئی درد یا کمزوری تو نہیں نا ہے؟ کہا نہیں حضور! کچھ بھی درد اور کمزوری نہیں ہے۔ میرا ہاتھ اب مکمل ٹھیک ہو گیا۔ یہ کرامت دیکھ کر لوگ بہت متاثر ہوئے اور بہت سارے لوگ آپ کے سلسلہ برکات میں داخل ہو کر آپ کے معتقدین اور عاشقین و محبین کے زمرے میں داخل ہو گئے۔

گھر سے جنات بھاگ گیا:

لہان ضلع سرہا حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے عقیدت مندوں اور چاہنے والوں کا شہر ہے، ہر شخص یہاں کا آپ کی عقیدت ومحبت کا چراغ روشن کئے ہوا ہے، تقریبا ہر شخص حضور شیر نیپال کی محبت کا جام پی کر مست ہے اسی شہر کا واقعہ ہے کہ جناب عبد الشکور صاحب کے یہاں آسیبی اثرات اس قدر تھے کہ جن وشیاطین ہمیشہ اہل خانہ کو پریشان کئے رہتے تھے، گھر والے تنگ آچکے تھے، رات تو رات دن میں بھی سرکش جن اور شیاطین پتھر پھینکتے تھے جس کی وجہ سے اہل خانہ اور زیادہ گھبرائے ہوئے رہتے تھے، ان کا چین وسکون سب کچھ چھین چکا تھا، بہت اداسی اور اضطرابی کی زندگی گزار رہے تھے، کئی مستانوں، بابا اور اوجھا کو دیکھا چکے تھے مگر شیطان کی بربریت کسی سے ختم نہیں ہو پائی، ایک دن حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی آمد اسی محلہ میں ہوئی، جناب عبد الشکور صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا اور دکھ سنایا، آپ ان کے گھر تشریف لے گئے، اپنا قدم رکھا اور دعائیں کیں اور اس کے بعد تشریف لے آئے، اللہ اکبر آپ کا قدم ان کے گھر رکھنا تھا کہ اب تمام آسیبی اثرات اس گھر سے دور ہو گئے اور جو پریشانیاں تھیں سب ختم ہو گئیں۔

دربھنگہ ضلع کا ایک واقعہ:

بہار میں دربھنگہ ضلع جو بہت ہی مشہور ومعرف ہے، وہاں بھی ایک آدمی کے گھر میں جن رہتا تھا، گھر والوں کو بیحد پریشان کرتا تھا، پتھر وغیرہ پھینکتا تھا، اس نے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ سے عرض کی حضور میرے گھر میں آپ قدم رکھ دیں اور دعا کر دیجئے۔ آپ تشریف لے

گئے اور دعا کردی اس کے بعد سے گھر سے تمام اثرات ختم ہو گئے، جنات کا پتھر وغیرہ پھینکنا بند ہو گیا اور جتنے جن اس کے گھر میں رہتے تھے سب حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے قدم رکھتے ہی گھر چھوڑ کر چلے گئے۔

نام شیر نیپال کی برکت:

خلیفۂ شیر نیپال حضرت علامہ مفتی محمد احمد حسین برکاتی دامت برکاتہم القدسیہ کا بیان ہے کہ اورنگ جو کہ سرہا ضلع میں ایک گاؤں ہے، اس گاؤں میں زیادہ تر لوگ حضرت مفتی شمس الحق باڑاوی سے بیعت تھے، اسی گاؤں میں ایک معمر شخص تھا جو حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ سے بیعت تھے، ایک دن وہ چند احباب کے ساتھ جنگل میں لکڑی کاٹنے کے لئے گئے، ایک بڑی اور موٹی لکڑی (ڈھینگ) کاٹا لیکن جب اس لکڑی کو کاٹ کر گاڑی پر لوڈ کرنے لگے تو بھاری اور وزنی ہونے کے سبب سب مل کر نہیں اٹھائے، حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے اس معمر مرید نے کہا تم سب میرے پیر ومرشد حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کا نام لے کے دیکھو (یعنی حضور شیر نیپال کے توسل سے اور ان کا تصور جما کر)۔ جیسے ہی حضور شیر نیپال کا نام لیا گیا بھاری بھر کم لکڑی اٹھالی گئی۔

بارش بند ہوگئی:

دسمبر ۲۰۱۹ء اہار پٹی کی ایک مجلس میں نائب شیر نیپال حضرت مفتی محمد احمد حسین صاحب قبلہ نے حضرت کی ایک کرامت کا ذکر اس طرح فرمایا کہ ایک صاحب بہار کار ہنے والا جو جنکپور میں ٹیلرنگ کا کام کیا کرتا تھا، کسی تقریب میں حضور شیر نیپال کو دعوت دی، حضرت نے دعوت تاریخ مقرر فرما کر دعوت قبول فرمالی، پروگرام سے چند روز قبل مسلسل بارش ہونے کی وجہ سے گاؤں کے لوگوں نے صاحب خانہ سے کہا کہ پروگرام کی تاریخ بدل دو، صاحب خانہ نے کہا یہ تاریخ حضرت کی دی ہوئی اور انہیں کی طے کردہ ہے اس لئے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی ہے۔ جس روز پروگرام تھا اس دن بھی بارش ہو رہی تھی، مگر حضو شیر نیپال نے بارش کے

باوجود شرکت کو کینسل نہیں کیا اور نہ صاحب محفل نے کوئی تبدیلی کی اور نہ وہ کچھ گھبرائے ہوئے تھے، انہیں اس بات کا یقین تھا کہ آپ کی برکت سے بارش رک بھی سکتی ہے اور اگر بارش نہیں بند ہوگی تو اس سے کوئی خلل بھی نہیں ہوگا، حضرت محفل میں شرکت کے لئے روانہ ہو گئے، جیسے ہی آپ نے بارڈر کراس کیا فوراً بارش بند ہوگئی، جبکہ آسمان پر بادل چھایا ہوا تھا، بجلی کڑک رہی تھی مگر یہ حضور شیر نیپال کی کرامت اور آپ کے قدموں کی برکت کہئے کہ جب تک محفل ہوتی رہی بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں برسا۔ کہتے ہیں نا کہ جو اللہ کا ہو جاتا ہے خدائی اس کی ہو جاتی ہے۔

پتھری ختم:

بات حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی کرامات و برکات کی چل پڑی ہے تو ایک اور واقعہ عاشق حضور شیر نیپال حضرت مولانا محمد صدر عالم رضوی برکاتی ساکن بیل بانس، سرلاہی نیپال ،مقیم حال دوحہ قطر کی تحریر میں ملاحظہ کرتے چلیں۔

۷ دسمبر ۲۰۱۲ بروز بدھ ۹ ربیع الاول ۱۴۳۴ ہجری کو پیر طریقت رہبر شریعت قائد اہلسنت مفتی اعظم نیپال حضرت علامہ و مولانا الحاج مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی المعروف حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی قطر میں آمد ہوئی، آپ کے استقبال کے لیے یہاں قطر میں مقیم حضرت مولانا محمد جمال الدین برکاتی، حضرت حافظ وقاری غلام مرتضی صاحب، حضرت مولانا محمد سراج احمد برکاتی، حضرت مولانا مفتی نبی بخش الازہری، حضرت مولانا محمد ریاض برکاتی و ناچیز محمد صدر عالم رضوی اور ساتھ میں انجینئر محمد ظفر صاحب بستی یوپی مقیم دوحہ قطر حمد انٹرنیشنل ائیر پورٹ پہونچے اور حضرت کا بہت ہی والہانہ عاشقانہ انداز میں نعرہائے تکبیر ورسالت سے استقبال کیا گیا۔

آپ کو ائیر پورٹ سے انجینئر محمد ظفر صاحب اپنی رہائش گاہ نجمہ لے گئے، جہاں آپ کئی دنوں تک قیام فرما رہے۔ بعد نماز عشاء حضرت نے کھانا تناول فرمایا، ساتھ میں اس ناچیز کو بھی دسترخوان پہ حضرت کے ساتھ کھانے کا شرف حاصل ہوا۔ دیر رات تک قطر میں مقیم علمائے کرام اور بہت سارے محبان حضور شیر نیپال حاضر رہے اور شرف زیارت سے مستفیض

ہوتے رہے۔

جو علمائے کرام اور دیگر عاشقان حضور شیر نیپال آپ کی زیارت کے لئے دور دور علاقوں سے آئے ہوئے تھے وہ پیر ومرشد سے اجازت حاصل کر کے چلے گئے۔ میں ابھی کچھ عرض کرنا چاہ رہا تھا اس لئے تخلیہ یا بھیڑ کے کم ہونے کا انتظار کر رہا تھا تا کہ اپنی بات اللہ کے اس ولی کی خدمت میں پیش کرسکوں اس لئے میں آپ کی خدمت میں بیٹھا رہا۔

میں کئی مہینوں سے پتھری کے مرض میں مبتلا تھا اس کی وجہ سے کافی تکلیف ہوتی تھی، یہاں تک کہ جب پیشاب کرنے کے لئے جاتا تو اس وقت بھی بہت درد ہوتا تھا۔ ایک بار تو اس زور سے درد ہونے لگا کہ میں درد سے کراہنے لگا اور شدت درد سے بےچین ہوگیا پھر ایمبولینس سے حمد ہاسپٹل جانا پڑا، علاج کرایا لیکن آرام نہ ہوا۔

ابھی اس مرض میں مبتلا ہی تھا کہ عالم ربانی مرشد لاثانی حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی قطر میں آمد ہوگئی، جس سے مجھے بہت خوشی ہوئی اور پھر موقع کو غنیمت سمجھا اور اپنا مدعا بارگاہ ولی میں پیش کرنے کا سنہرا موقع مل گیا۔ میں نے ساری باتیں اور پریشانیاں حضرت کی بارگاہ میں عرض کردیں۔ اور اب میں مطمئن ہوگیا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ولی وقت کی زبان کھلے گی اور اپنی دعاؤں سے نوازیں گے اور میں اپنی پریشانی سے نجات پالوں گا اور ہوا بھی یونہی۔ جب میں نے عرضی بارگاہ ولی میں پیش کردی اور مرشد گرامی نے پوری توجہ کے ساتھ فقیر کی عرضی سماعت فرمائی تو آپ نے مسکرایا اور آپ نے اپنے مبارک لب کو جنبش دیتے ہوئے فرمایا انشاء اللہ ٹھیک ہوجائے گا، گھبرائے نہیں۔

یقین تو مجھے پہلے سے ہی تھا کہ اگر آپ نے دعا کردی تو ان شاء اللہ اس مشکل مرض سے ضرور نجات حاصل کرلوں گا اور جب دعا فرمادی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو میرے حق میں قبول فرمالیا۔ اور جب کل ہوکر صبح صبح پیشاب کے لئے گیا تو پیشاب کے راستے سے پتھری نکل گئی (الحمدللہ) میں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے ایک ولی اور محبوب بندے کے صدقہ وطفیل مجھے شفادی اور پتھری کی بیماری سے عافیت بخشی۔

جب صبح پتھری باہر نکل آئی تو میں مکمل طور پر پرسکون ہوگیا اور کوئی پریشانی بھی نہیں تھی

اور نہ کوئی ذہنی تناؤ جو پہلے رہتا تھا۔ پھر آٹھ بجے ڈیوٹی چلا گیا، جب کام سے فارغ ہوا تو پھر بارگاہ ولی اور دربار مرشد میں حاضری کے لئے تو پہلے سے ہی بیتاب تھا فرصت ملنے پر فوراحاضر خدمت اقدس ہوا۔ وقت شام کا تھا، میزبان عالی جناب انجینئر محمد ظفر صاحب نے میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پروگرام بھی رکھا ہوا تھا۔ اس مبارک محفل میں میں بھی شریک ہو گیا جبکہ عشاقان نبی کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی کثیر تعداد میں مدعو تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت کلام اللہ سے ہوا اور نعتیں بھی پڑھی گئیں، تقریریں ہوئیں۔ ناچیز کو بھی حضرت کی موجودگی میں دس منٹ بولنے کا موقع ملا جس میں میں نے دوران تقریر اس بات کا اعلان اور اعتراف بھی کیا کہ حضرت کی دعا سے میں اس موذی مرض سے شفایاب ہو گیا۔ (تحریر حضرت مولانا محمد صدر عالم رضوی برکاتی، ساکن بیل بانس، سرلاہی حال مقیم دوحہ قطر)

تو یہ ہے میرے مرشد گرامی اور مخدوم نیپال حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ کی کرامت۔ اور یہ ایک کرامت نہیں بلکہ بہت سی کرامتیں ہیں جیسا کہ کچھ ماقبل کے صفحات میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور اگر تلاش وجستجو کی جائے تو اور بھی کرامتوں سے واقفیت حاصل ہوگی۔ قطر کی سرزمین پر حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے بہت سے ایسے چاہنے والے ہیں جو کبھی بھی کسی پریشانی میں مبتلا ہوئے ہیں اور حضور شیر نیپال کو یاد کیا ہے تو یقیناوہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے فیض ودعا سے خوش حال اور باعافیت رہے ہیں اور متعدد امراض وپریشانیوں سے یہاں نجات پاکر خوشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

بیماری تو بیماری اگر کسی کو قطر گورنمنٹ سے ڈرائیونگ لائسنس حاصل کرنے میں دشواری ہوئی ہے اور وہ ایسی منزل میں آگئے ہوں کہ اب ان کے لائسنس کا ملنا مشکل ہو گیا اور ملنے کی اب کوئی امید ہی نہیں رہی۔ مگر جب حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے دعا کر دی تو بلاشبہ اس مشکل اور امید شکن منزل میں بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ مجھے خود یہاں کی لائسنس لینے میں کتنی پریشانی ہوئی ہے وہ میں ہی جانتا ہوں، جتنی کوششیں تھی سب کر ڈالیں اور ایک ایسا وقت آیا کہ لائسنس ملنے کی امید ہی نہیں رہی مگر آپ نے دعا کر دی لائسنس مل گئی۔ اسی طرح عاشق حضور

شیر نیپال حضرت حافظ محبوب رضا برکاتی نوا کھور پر ساہی حال مقیم دوحہ قطر کے ساتھ ہوا مگر وہ بھی آپ کی دعا سے کامیاب رہے بلکہ وہ ایک مرض میں مبتلا تھے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی دعا سے انہیں بھی شفا مل گئی۔

دبئی کے مدیر کا درد کافور:

خلیفہ حضور شیر نیپال ادیب شہیر حضرت علامہ مفتی محمد رحمت اللہ مصباحی صاحب قبلہ کا بیان ہے کہ ایک شخص دبئی کسب معاش کی غرض سے گیا ہوا تھا، کسی کمپنی میں کام کر رہا تھا۔ اس کمپنی کا مدیر بہت دنوں سے سخت درد میں مبتلا تھا، کافی علاج کرایا مگر شفا نہ ملی۔ ایک دن مدیر نے اپنے اس ملازم سے درد کا ذکر کیا تو اس نے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کا نمبر حاصل کر کے بات کی اور پورا حال بتایا، آپ نے فون ہی پر دم کر دیا اور اس کی شفا کے لئے دعا کر دی۔ ادھر آپ نے دعا کی ادھر وہ درد کی تکلیف سے نجات پا گیا اور درد ایسا ختم ہوا کہ کبھی بھی اس کو دوبارہ وہ درد ہوا ہی نہیں۔ یہ کرامت دیکھ کر وہ مدیر آپ کا بڑا معتقد ہو گیا اور اسے ماننا پڑا کہ اہل سنت و جماعت میں ایسے ایسے خدا رسیدہ بزرگ ہیں جن کی برکتوں اور فیضان سے خلق خدا فیضیاب ہو رہی ہے۔

اولیا را ہست قدرت از الہ تیر جستہ باز آرندش راہ

توہین اولیا سے بچیں:

اب میں اخیر میں چند باتیں عرض کر کے تمت بالخیر کی مہر لگا رہا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ یقیناً اللہ والوں کی جماعت سے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے بلند مقام اور اونچی شان سے نوازا ہے اور قبولیت کی سند سے سرفراز فرمایا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ آپ سے محبت کا اظہار کریں، عقیدت کی شمع دلوں میں فروزاں کریں اور آپ کی شان میں توہین و تنقیص کرنے سے بچیں، اسی میں خیر ہے۔ کیونکہ اللہ والوں کی توہین و گستاخی کا انجام بہت ہی بھیانک ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰہَ قَالَ: مَنْ عَادَی لِی وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہُ بِالْحَرْبِ. وَمَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِی بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ. وَمَا یَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحِبَّہُ. فَإِذَا أَحْبَبْتُہُ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِی یَسْمَعُ بِہِ. وَبَصَرَہُ الَّذِی یُبْصِرُ بِہِ. وَیَدَہُ الَّتِی یَبْطِشُ بِہَا. وَرِجْلَہُ الَّتِی یَمْشِی بِہَا یعنی اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں اور میرا بندہ جن چیزوں سے میرا قُرب حاصل کرتا ہے ان میں فرائض سے زیادہ مجھے کوئی شے پسند نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں پھر جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

(بخاری، ج4، ص248، حدیث6502)

تاثر گرامی حضور نائب شیر نیپال

حضور سیدی سرکار جیش ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کو بلا شبہ نصرت غیبی حاصل تھی قدرت نے انہیں گوناگوں خوبیوں سے نوازا تھا، ان کی حیات مستعار کا ایک ایک لمحہ احقاق حق و ابطال باطل، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، دعوت و تبلیغ، مسلک اعلی حضرت کی ترویج و اشاعت، حق کی حمایت، باطل کی سرکوبی، شریعت کی پاسداری، ناموس رسالت کی پاسبانی کا آئینہ دار تھا، لاریب وہ نائب رسول تھے۔ اپنوں کے لئے بڑے ہی مشفق و مہربان اور دشمنان دین ومذہب کے لئے قہر دیان، خصوصاً ملک نیپال میں شرق تا غرب، جنوب تا شمال گھر گھر پیغام اسلام پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ اہل حق کا ایک عظیم قافلہ باطل کی سرکوبی کے لئے میدان عمل میں اتار دیا۔ انہیں عوام وخواص میں یکساں مقبولیت بھی حاصل تھی، ان کی تعلیم بہت مستحکم تھی۔ دے کر چلے گئے

روح پر ان کی رہے باران رحمت صبح وشام
مہبط برکات یا رب ان کی مرقد کو بنا

سبحان اللہ سبحان اللہ الحمد للہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ العلی العظیم۔ ہمیں بڑی مسرت ہورہی ہے کہ میں ''تعلیمات حضور شیر نیپال'' کی زیارت سے مشرف ہورہا ہوں۔ مولانا محمد جمال الدین برکاتی ابدالی زید مجدہ السامی نے تعلیمات یکجا کر کے عوام وخواص تک پہنچانے کی قابل تقلید پیش رفت کی ہے۔ موصوف کے خدمات قابل تحسین، لائق مبارکباد، شکریہ کے حقدار اور بے شمار دعاؤں کے مستحق ہیں۔ مولی تعالی اپنے حبیب اعلی کے طفیل مولانا موصوف کو دارین کی سعادتیں عطا فرمائے۔ ان کی سعی کو مشکور اور کتاب کو فرزندان اسلام کے لئے قبالہ ہدایت کرے۔ اہل سنت کو بد مذہبوں کے وسیسہ سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ النبی الامین الکریم علیہ الصلاۃ والتسلیم وآلہ وصحبہ اجمعین۔

طالب دعا و دعا گو: احمد حسین برکاتی
۲ صفر المظفر ۱۴۴۲ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۲۰۲۰ء

Published by
FAIZAN-E-ABDALIA MISSION
(NEPAL)